ماہنامہ
نعت
لاہور
کلام ضیا

ماہنامہ نعت لاہور

جلد: ۲ جولائی ۱۹۸۹ء شمارہ: ۷

کلامِ ضیا (حصہ اوّل)

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

معاون: شہناز کوثر

مشیرِ خصوصی: چوہدری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

خطاط: جمیل احمد قریشی تنویر رقم

خلیل احمد نوری

مینیجر: اظہر محمود

قیمت - ۱۰ روپے (فی شمارہ)
۱۲۰ روپے (زرِ سالانہ)

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر۔ جیم پرنٹرز۔ لاہور

پبلشر: راجا رشید محمود

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید۔ بک بائنڈنگ ہاؤس، ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل۔ مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ

لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

(منظر رقم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اگرچہ "دیارِ نبیؐ"، "نغمہ ہائے مبارک" اور "نغمۂ ربانی" بھی لسان الحسان علامہ ضیاء القادری (رحمہ اللہ تعالیٰ) کی نعتوں کے مجموعے ہیں لیکن "تجلیاتِ نعت یا گنجینۂ اوصافِ خیر الوریٰ" اور "خزینۂ بہشت (بالفاظِ دگر تذکرۂ خُلد)" بالترتیب ۲۶۴ اور ۴۰۹ صفحات کے ایسے مجموعہ ہائے نعت ہیں جن میں حمد و نعت و منقبت کے (ردیف وار) ۲۶۵ اور ۳۱۶ شہ پارے ہیں۔ ملک کے تمام دینی اور علمی جریدوں میں ان کا کلام شائع ہوتا رہا۔ خصوصاً ماہنامہ "آستانہ" دہلی میں ان کے نام کے علاوہ "شاعرِ آستانہ" یا "شاعرِ خصوصی آستانہ" کے نام سے سالہا سال ان کی منظومات چھپتی رہیں۔

علامہ یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی علیہ الرحمہ کا وہ نعتیہ کلام جو تجلیاتِ نعت اور خزینۂ بہشت میں شامل نہیں، —— مختلف جرائد سے جمع کر کے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔ پہلی کوشش میں ان کی نعتیں (ردیف وار) جمع کی گئی ہیں۔ یہ کام ان شاء اللہ جاری رہے گا۔ اس کے علاوہ علامہ ضیاء القادریؒ کی حمدیں، بارگاہِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں استغاثے اور ان کے سلام الگ شائع ہوں گے۔ صحابۂ کرامؓ اور اولیاءِ عظامؒ کے مناقب کا مجموعہ بھی ترتیب دیا جائے گا۔

ہمیں یہ سعادت علامہ کے صاحبِ علم و فضل صاحبزادے، جناب یوسف حسین قادری صاحب مدظلہٗ کی اجازت، سرپرستی اور معاونت کے باعث نصیب ہوئی ہے۔ اللہ کریم انہیں دین و دنیا میں سرخرو فرمائے آمین!

ضیاء القادری —— لسان الحسان

تحریر: راجا رشید محمود

عرفی مشتاب این رہِ نعت است، نہ صحرا است

آہستہ کہ رہ بر دمِ تیغ است قدم را

حضور سرورِ کائنات فخرِ موجودات علیہ السلام والصلوٰۃ کی تعریف و ثنا کے متعلق عام طور سے یہ کہا جاتا ہے کہ نعت گوئی تمام اصنافِ سخن سے زیادہ مشکل ہے اور کوئی راہ اس سے زیادہ دشوار گزار نہیں۔ حضور نورِ مجسّم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس و اطہر سے عشق و محبت ایمان کا بنیادی جز ہے مگر محبت و ارادت کے ان جذبات کے اظہار کا یہ میدان بے حد عظیم اور وسیع ہے۔ اس میں ذاتِ ممدوح کی عظمت و شوکت کا احساس بھی عناں گیر ہوتا ہے، اس بارگاہِ بے کس پناہ کے آداب کا لحاظ بھی ہوتا ہے، جہاں اپنی آوازوں کو اونچا کرنے کی الوہی ہدایت ہے، انسان کی کم علمی اور بے مائگی بھی سدِ راہ ہوتی ہے کیونکہ احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی تعریف میں خود خدائے عزّ و جل رطب اللساں ہے۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم

کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است

نعت کہنے میں ایک اور بڑی مشکل یہ ہوتی ہے کہ کہیں ارادت و عقیدت کے بہاؤ میں مداح افراط کا شکار نہ ہو جائے کیونکہ نعت کی وسعت کی حدیں معبودِ حقیقی سے جا ملتی

ہیں اور اس امر کا احساس و ادراک لازمی ہے کہ فکر و تخیّل کی ذرا سی لغزش نعت کے بجائے حمد کی سرحد میں لے جا سکتی ہے۔ اسی طرح شاعر کو اس منزل سے گزرتے ہوئے اس کا بھی خیال رکھنا پڑتا ہے کہ کوئی ترکیب، کوئی اصطلاح، کوئی تشبیہ، کوئی استعارہ مالک و مختارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عُلوِّ مرتبت سے فروتر نہ ہو اور شعر میں محبوبِ مجازی کی تعریف کا عالم پیدا نہ ہو جائے۔ یعنی افراط کی طرح تفریط سے بھی پہلو بچانا پڑتا ہے۔ نعت گو کے لیے ضروری ہے کہ معبود اور محبوب کے نازک فرق کو بھی پیشِ نظر رکھے اور "عبد" اور "عبدہٗ" میں بُعد کو بھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دے۔

عبد دیگر عبدہٗ چیزے دگر
ما سراپا انتظار، اُو منتظر

چنانچہ علمِ دین سے بے گانہ شخص کے لیے نعت گوئی واقعی بے حد مشکل کام ہے۔ جس شخص کو اُلوہیت کی حدود، رسالت کی عظمت اور اپنی کم مایگی کا شدید احساس نہ ہو اور خدا اور رسولِ خدا (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام اس کے دل و دماغ پر مرتسم نہ ہوں اس کے لیے اس راہ سے بخیریت گزرنا بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ یوں علمِ دین کے حامل ہی حقیقی معنوں میں نعت کہنے کے فرض سے بطریقِ احسن عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔

اس سلسلے میں سب سے اہم شخصیتیں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت عبداللہ بن رواحہ اور دیگر کئی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے نعتیہ اشعار منقول ہیں مگر حضرت کعب ابنِ زہیرؓ اور حضرت حسان بن ثابتؓ کے نعتیہ قصیدے بے حد مقبول ہیں۔ اِن نعتوں کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ حضرتِ ممدوح کے حضور پڑھی گئیں اور حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے انہیں پسند فرمایا۔ مثلاً حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ   کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

(آپ کو تمام عیوب سے پاک پیدا کیا گیا۔ تحقیق، آپ کو اس طرح پیدا کیا گیا، جس طرح آپ نے چاہا)

غیر صحابی شعراء میں حضرت علامہ محمد بن سعید بوصیریؒ کا قصیدۂ بُردہ زبان زدِ خاص و عام ہے۔ حضرت محی الدین جیلانی غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ خاندان رسولِ کریمؐ کے خُدّام سے اپنی نسبت کو اپنے لیے باعثِ فخر و مباہات گردانتے ہیں۔

کمینہ خادمِ خُدّامِ خاندانِ تو ام
ز خادمیٔ تو دائم بود مباہاتم

حضرت فریدالدین عطار، مولانا جلال الدین رومی، مولانا عبدالرحمٰن جامی، مولانا قُدسی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور علامہ فضلِ حق خیرآبادی (رحمہم اللہ تعالیٰ) نے عربی اور فارسی میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہدیۂ عقیدت و ارادت پیش کیا، جس پر اہلِ عشق و محبت آج بھی سر دُھنتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ، خواجہ معین الدین چشتی، ابنِ عربی، بوعلی قلندر پانی پتی، امیر خسرو، خواجہ گیسو دراز (رحمہم اللہ تعالیٰ) کا نعتیہ کلام سرکار کے نام لیوا اب بھی وردِ زبان رکھتے ہیں۔

اردو میں مولانا کفایت علی کافیؔ کی نعتوں میں سوز کی کیفیتوں کی جاذبیت ہے۔ اس زبان میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کی نعتیہ شاعری سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ مینارۂ نور ہے۔ "حدائقِ بخشش" میں رضاؔ بریلوی نے محاسنِ شعری کے گُل بوٹوں پر عقیدت کے جو رنگا رنگ پھول کھلائے ہیں، وہ صرف اُنہی کا حصہ ہے۔

مولانا رضاؔ بریلوی کے بعد جس شاعر نے نعت کو اپنی زندگی کا حاصل سمجھا اور سرکارؐ کی مدح گوئی کو یوں شعار کیا کہ ان کے بغیر نعت کی تاریخ مرتب نہیں ہو سکتی، وہ لسان الحسان مولانا یعقوب حسین ضیاؔ القادری بدایونی تھے۔ برِصغیر پاک و ہند کے چوٹی کے شعراء نے علامہ ضیاؔ القادریؒ سے اکتسابِ فیض کیا۔ شکیلؔ بدایونی، ماہرؔ القادری، محشرؔ بدایونی، صابرؔ براری،

اختر الحامدی، نسیم بستوی، سحر اکبر آبادی اور رئیس بدایونی اُن کے ممتاز شاگرد ہیں۔

علامہ ضیاء القادریؒ نے ہزار ہا نعتیں کہیں، سیکڑوں طویل اور مختصر نظمیں لکھیں، سیکڑوں مناقب پیش کیے۔ ان کا بیشتر کلام سالہا سال تک اپنے نام کے بجائے "شاعر آستانہ" کے نام سے بھی آستانہ دہلی میں چھپتا رہا۔ مصورِ فطرت خواجہ حسن نظامی نے موصوف کے نعتیہ مجموعۂ کلام "تجلیاتِ نعت" کے دیباچے میں لکھا:

"جب خدا نے دیکھا کہ لامذہبیت کا طوفان بڑھ رہا ہے، بے دینی کا تسلط دلوں پر ہوتا جارہا ہے تو اس نے ایک ایسا شاعر پیدا کر دیا جو اس بے دینی اور لامذہبیت کے دور میں خدا اور رسولؐ کا پیغام دنیا کو پہنچائے اور خدا نے اس شاعر کے کلام میں ایسا درد دیا ہے کہ پتھر سے پتھر دل رکھنے والا بھی اس شاعر سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ یہ شاعر کون ہے۔ ان کا نام ضیاء القادری ہے۔"

رہبرِ طریقت اور مشہور شاعر انصار الہ آبادی علامہ ضیاء القادریؒ کی کتاب مناقب "ستارۂ چشت" کی تقریظ میں لکھتے ہیں۔

"علامہ ضیاء القادری تمام اصنافِ سخن پر یکساں قدرت رکھتے ہیں۔ قصیدہ، حمد، نعت، منقبت، سلام، رباعی، تاریخ، غزل وغیرہ میں عجیب عجیب قیامت خیز کمالات دکھاتے ہیں اور ہر شعر میں بندشیں چست، زبان سلیس، جذباتِ مقدسہ کا بے پناہ سیلاب، الفاظ ترشے ہوئے نگینے، کہیں شبِ اسریٰ کی ارتقائی منازل، کہیں کوثر کے مشک بو چھینٹے، کہیں شبِ ہجرت کا سہانا عکس، کہیں کالی کملی میں برقِ امیں کی شعاعیں، کہیں نغمۂ لولاک لما خلقت الافلاک کی گونج، کہیں گنجینۂ معنی کہیں اسرارِ معرفت، غرض ہر شعر ایمانی جذبات و محسوسات کا ایسا رنگین اور جامع مرقع و نمونہ ہے، جس کی کما حقہٗ مدح کے لیے الفاظ نامساعد ہیں۔ شاعری جزویست از پیغمبری، ایسے ہی نعت گو حضرات کا ازلی حق ہے۔ یوں تو ہر شاعر

بزعم خود نعت گوئی کا دعویدار ہے لیکن "این سعادت بزورِ بازو نیست"۔

"مرقع یادگارِ شہادت" حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات پر مشتمل علامہ ضیاء القادریؒ کی ایک طویل نظم ہے، جس میں اُنھوں نے حادثۂ کرب و بلا کو نہایت حزم و احتیاط اور ادب و احترام کے ساتھ پیش کیا ہے۔ نظم کتابی سائز کے ۴۲ صفحات میں ہے۔ اس کتاب کی تقریظ کے طور پر مولانا عبد الحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ کی شخصیت کے بارے میں یوں اشارات کیے ہیں:

"علماء و مشائخ اور اربابِ علم و ادب یکساں طور پر اُن کی نظموں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ مولانا ضیاء القادریؒ محض ایک کامیاب شاعر ہی نہیں بلکہ علم و ادب اور فنِ تاریخ میں بھی خاص درک اور مہارت رکھتے ہیں۔"

شاعر ملت ۲ جون ۱۸۸۲ء (۲۲ رجب ۱۳۰۰ھ) کو بدایوں میں پیدا ہوئے۔ چار سال کی عمر میں والدین کا سایۂ عاطفت سر سے اُٹھ گیا، اس لیے تربیت کا انتظام غالب و مومن کے شاگرد آسیر بدایونی نے کیا۔ انھوں نے قرآن مجید پڑھا، فقہ و تفسیر اور احادیث کی کتابیں پڑھیں۔ چودہ سال کی عمر میں شعر کہنا شروع کیا اور زندگی بھر اسے اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔ "تذکرۂ اکابرِ اہلِ سنت" میں ہے:

"مولانا ضیاء القادری نہایت خلیق اور سراپادہ و بزرگ تھے، ایثار و خلوص کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ انکسار پسند اور شگفتہ مزاج تھے۔ ظاہری شان و شوکت سے آپ کو کوئی لگاؤ نہ تھا۔ تقویٰ و پرہیزگاری میں سلف صالحین کا بہترین نمونہ تھے۔"

۱۹۴۸ء میں آپ کو زیارتِ حرمین شریفین کی سعادت حاصل ہوئی اور آپ کو یہ امتیاز حاصل ہوا کہ آپ پاکستان کے سب سے پہلے حاجی تھے۔ ۱۲ اگست ۱۹۷۰ء (۱۲ جمادی الآخر ۱۳۹۰ھ) کو آپ کا وصال ہوا۔ مزار فیڈرل ایریا کراچی میں ہے۔

میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ جب تک کوئی شخص قرآن و سنت کی روح کو نہ سمجھتا ہو، مقام محبوبیت کو پہچاننے کی صلاحیت سے بہرہ مند نہ ہو، نعت کہنے کا اہل نہیں ہو سکتا۔ ایک فرد جو بنیادی طور پر طبعِ رسا بھی رکھتا ہو، سرکار ؐ سے محبت اور عشق اس کی زندگی کا منتہائے مقصود ہو، وہ علم دین میں ادراکِ کامل رکھتا ہو --- صرف وہی اللہ کی سُنت پر عمل پیرا ہونے کے قابل ہے۔ اور علامہ ضیاء القادریؒ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے کرم سے ان صفات سے پوری طرح متصف تھے۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ نے کہا تھا،

قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی
یعنی رہے احکام شریعت ملحوظ

علامہ ضیاء القادریؒ نے پوری طرح اس روش کو اپنایا اور قرآن و حدیث کو اپنے افکار کی اساس ٹھہرایا۔ جہاں انہوں نے حضور پُر نور کی بشریت کا ذکر کر کے ابنِ آدم کو اس کا مقام یاد دلایا کہ

جب آپ نے اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کہا
انساں کو احترام کے قابل بنا دیا

وہاں حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا کے بے مثل ہونے کے متعلق حدیثِ پاک کی طرف اشارہ کیا؛

مخاطب ہے جہاں، وردِ زباں ہے اَیُّکُمْ مِثْلِیْ
وجودِ پاک ہے بے مثل و بے ہمتا محمد ﷺ کا

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، جس نے مجھے دیکھا، اس نے خداوندِ کریم کو دیکھ لیا۔ ضیاء القادریؒ کہتے ہیں؛

اگر کشفِ رموزِ مَنْ رَّآنِیْ کی تمنا ہے
نظر رکھے خدا پر، دیکھنے والا محمد ﷺ کا

اسی نعت کے چند اور اشعار ملاحظہ ہوں

وہ کملی اوڑھ کر بھی چودھویں کے چاند کہلائے
لقب قرآن میں ہے مُزَّمِّل و طٰہٰ محمد ﷺ کا
فَوَلِّ وَجْهَكَ فوراً ہی فرمایا محبت سے
خدا نے دیکھ کر رُخ جانبِ کعبہ محمد ﷺ کا
کھلا یہ راز آیاتِ فَتَرْضٰی کی تلاوت سے
وہ ہے اللہ کی مرضی، جو ہے منشا محمد ﷺ کا
عُلوِّ منزلت وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور کیا ہو گی
ہے خلوت گاہِ اَوْ اَدْنٰی مقام ادنیٰ محمد ﷺ کا

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کی تکمیل ہو گئی، ابد تک حضورؐ ہی کی شریعت انسانیت کی فلاح و بہبود کی ضامن ہے۔ ملاحظہ کیجیے کہ ہمارے شاعر اس حقیقت کو قرآن کے حوالے سے کتنی سلاست سے بیان کرتے ہیں؛

علمبردارِ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ تو ہے
اڑے گا تا ابد پرچم ترے دینِ مکمل کا

محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خالق و مالک کے مظہرِ اتم ہیں تو ان کی مثال اور نظیر کس طرح ممکن ہے۔

مظہرِ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ تری شانِ جمال   تُو وہ یکتا ہے، کوئی ترا مماثل نہ ہوا

خداوندِ قدوس جل و علا نے اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا، دیکھیے اس سے شاعر بے نواؤں کو کیا مژدہ سناتے ہیں؛

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ کے معنی ہم تو یہ سمجھے
ہے دستِ بے نوا دستِ حسینِ عرش مسکن میں

قرآن پاک کی زبان میں معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حوالہ دیکھیے!

شبِ اسرا تمہاری شان سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی
شہنشاہ سریر آرائے قَوْسَیْن وَدَنٰی تم ہو!

جب خود خدا اپنے محبوبؐ کے ذکر کو بلند کرنے کا اعلان کرے تو حضورؐ کی رفعتِ شان کا ادراک کس طرح ممکن ہے۔

کہتا ہے خدا بھی "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ"
ہو کس سے بیاں رفعتِ سلطانِ مدینہ

خدا و مصطفیٰؐ کے راز و نیاز کے خاص وقت کے بارے میں ضیاء القادریؒ حدیثِ پاک کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں۔

مقام "لِیْ مَعَ اللّٰہ" ہے خدائی بے خبر جس سے
جُدا حدِ خرد سے حدِ استغراق احمدؐ ہے

علامہ ضیاء القادری علیہ الرحمہ کے دو ضخیم نعتیہ دیوان ہم نے دیکھے ہیں۔ "خزینۂ بہشت" اور "تجلیاتِ نعت"۔ ان کے علاوہ بے شمار جرائد میں ان کا نعتیہ کلام موجود ہے۔ ابھی بہت سا کلام طباعت کے مراحل سے نہیں گزر سکا۔ مدحتِ مصطفیٰؐ کے ان دفاتر میں ہزاروں جواہر ریزے ہیں، ایک شعر پیش کرتا ہوں، جس میں محض ایک جلوے کی خاطر کوہِ سینا کی تقدیس کے ذکر اور اصل ذات کے ساتھ وصال کے وقت نقشِ پا کی رفعت کا موازنہ ہے:

فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ کا موسیٰ کو ہے طُور پہ ارشادِ باری
خود عرش لیے سر پر ان کی نعلین کفِ پا ہوتا ہے

علامہ ضیاء القادریؒ کی زندگی نعتِ رسولِ مقبول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عبارت تھی۔ آپ کے برادر زادہ اور شاگرد شکیل بدایونی کہتے ہیں کہ "حفیظ جالندھری

کے شاہنامۂ اسلام سے متاثر ہو کر میں نے جشنِ میلاد میں پڑھنے کے لیے علامہ سے ایک نظم کی فرمائش کی۔ دوسرے ہفتے انہوں نے چار سو اشعار کا یہ مجموعہ میرے حوالے کر دیا"
شاہنامۂ اسلام کی زمین میں لکھی گئی یہ نظم آستانہ بک ڈپو دہلی نے "نغمۂ ربانی" کے نام سے کتابی صورت میں شائع کر دی۔ صبحِ ولادت کے متعلق دو اشعار ملاحظہ فرمائیے:

خوشی تھی ہادیِ اسلام کے دنیا میں آنے کی — چمن آرائیاں تھیں دید کے قابل زمانے کی
زمیں بوسِ حریمِ آمنہؓ ہر ایک عالم تھا — یدِ قدرت رضا کار نظامِ خیر مقدم تھا

علامہ ضیاء القادریؒ کی قادر الکلامی، جدتِ مضامین اور قدرتِ بیان کی کیا تعریف کی جائے۔ حیرت تو اس بات پر ہے کہ وہ جتنے پُرگو تھے، اس کے بعد اتنے محاسنِ سخن کے متعلق سوچا بھی نہیں جا سکتا جس قدر محاسن وہ اپنے کلام میں لاتے ہیں۔ ان کا نعتیہ کلام حُسنِ تغزل کا خوبصورت اظہار ہے۔ وہ عبادت سمجھ کر نعت کہتے ہیں۔ ندرتِ کلام اور جودتِ فکر کی مثالیں جا بجا ملتی ہیں۔ وہ عام طور سے نئی نئی زمینوں اور خوبصورت ردیفوں اور قافیوں میں مدحتِ محبوبِ کبریا کرتے ہیں۔ اعلیٰحضرت بریلوی کی ایک زمین میں لکھتے ہیں۔

تا عرش بے حجاب بلائے گئے حضورؐ
پردہ تھا یہ کہ جن و بشر کو خبر نہ ہو

جگر مراد آبادی کی مشہور نعت "اک رند ہے اور مدحتِ سلطانِ مدینہ" کی زمین میں ان کی نعت ہے۔

قرآن ہے اک سیرتِ سلطانِ مدینہ — اخلاق کا خاکہ ہے، فضائل کا مرقع
اے ذوقِ غمِ فرقتِ سلطانِ مدینہ — رگ رگ میں حیاتِ ابدی بن کے سما جا

کیفؔ ٹونکی کی زمین میں محبت کے پھول کھلتے ملاحظہ کیجیے:

پیکرِ حسن ہے تصویر تمہاری ساری — خود مصور نے جو صورت ہے سنواری ساری

غالب کا تتبع دیکھیے:

اوجِ کلسِ گنبدِ خضرا کے تصدق — ہے تاجِ سرِ عرشِ معلّٰی مرے آگے
میں ہوں درِ سلطانِ دو عالم کا بھکاری — ہے ریگِ رواں دولتِ دنیا مرے آگے

صنائع و بدائع کا حسن دیکھنا ہو، سرکار کا پیار پانا ہو، محبت کی دنیا کی سیر کرنا ہو تو ضیاء القادری کی نعتیں پڑھیے:

ہو لبِ خشک و چشمِ تر کو نوید — دل میں سلطانِ بحر و بر آیا

انہوں نے تلمیحات و استعارات اور تشبیہات کے استعمال میں کمالِ فن کا مظاہرہ کیا ہے۔

تم نے شہیدِ عشق عمرؓ کو بنا دیا
قاتل نظر ملاتے ہی قاتل نہیں رہا

زندگی انہوں نے ثنائے سرکار میں گزار دی، اس پر انہیں بجا طور پر افتخار ہے۔ آخر اللہ کریم کی سنت پر عمل کرنا، حضرت حسانؓ بن ثابت کے نقشِ قدم پر چلنا اور دوسرے بزرگانِ دین کی پیروی لائقِ ابتہاج و افتخار کیوں نہ ہو۔

ثنائے سرکارؐ مشغلہ ہے، یہی عمل ہے، یہی صلہ ہے
سوائے نعتِ رسولؐ والا ضیاؔ! کچھ اور ہم سے آیا

عدمِ سایۂ حضورؐ پر تقریباً ہر شاعر نے مضمون آفرینی کی ہے۔ ضیاء القادریؒ کہتے ہیں:

چھپا کر رکھ لیا تھا آنکھ کی پتلی میں حوروں نے
نظر آتا کسے اے نورِ حق سایہ ترے تن کا

تخیل و فکر پر اور الفاظ و تراکیب پر ان کی گرفت کی ایک مثال ملاحظہ کیجیے:

مصحفِ رُخ میں ہیں آیاتِ رکوع و سجدہ
نقشِ محرابِ حرم ہیں خط و خالِ محبوب

حضرت ضیاء القادریؒ کبھی مدینہ طیبہ پہنچنے کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں، کبھی

اس ساعتِ خوش کو یاد کرتے ہیں جب وہ اس سعادت سے مشرف ہوئے تھے، کبھی وہ محبوبِ خدا کے سراپائے بے مثل کا ذکر فرماتے ہیں، کبھی امت پر آقاؐ کے الطاف و اکرام کا، کبھی خداوندِ کریم کی اپنے محبوب سے محبت کی بات چھیڑتے ہیں، کبھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت طلب کرتے ہیں، کبھی انسانیت کے محسنِ اعظم کے احسانوں کا تذکرہ ہوتا ہے، کبھی حضورؐ کے معجزات کا اور کبھی ان کے بے مثیل و بے نظیر و عدیل ہونے کا ___

معدوم ازل ہی سے ہوئی صورتِ ثانی
کھینچا گیا جب آپ کی صورت کا مرقع

ہر مسلمان کی طرح انہیں بھی حضورؐ کی رحمت ہی سے بخشش کی امید ہے۔

کریم! دیکھ کے رحمت نمائیاں تیری
گناہگار کو اندیشۂ عذاب نہیں

بخشش کا بھی مژدہ ہے، شفاعت کا بھی مژدہ — اندازِ عطا اور ہے، عنوانِ کرم اور

مدینۂ طیبہ میں حاضری کے لیے اپنی روح کی تڑپ کو الفاظ کا روپ دیتے ہیں:

کاش پیغامِ طلب آئے مدینہ سے کبھی
روز و شب ہے بے خودی میں گوش بر آوازِ صبحؐ

معجزاتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر بھی نئے نئے انداز سے کرتے ہیں:

تھی مسیحائی لبوں میں، رُخ میں تھا نورِ خدا
معجزہ تھی ہر ادائے رحمۃ للعالمینؐ

علامہ ضیاء القادریؒ کہتے ہیں کہ جب پرسشِ اعمال ہوگی تو میرے پاس نعتِ مصطفیٰؐ کے پھول ہوں گے (اور ظاہر ہے کہ ان شاء اللہ العزیز وہ کافی ہوں گے)

کریں گے حشر میں جب تبصرہ اعمال پر قدسی — ضیاؔ گل ہائے نعتِ مصطفیٰؐ دامن سے نکلیں گے

مولانا یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی نے بدایوں سے کراچی اور کراچی سے مکہ معظمہ تک کا منظوم سفرنامہ لکھا جو "دیارِ نبی" کے نام سے چھپ چکا ہے۔ اس سفرنامے کے مطالعے سے جہاں ان کی قادر الکلامی کے اعلیٰ نمونے سامنے آتے ہیں، وہاں آدمی خود اپنے آپ کو اُس مقدس فضا میں محسوس کرتا ہے اور وہ اپنے قاری کو اپنے ساتھ دیارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کراتے ہیں۔ ۲۲۸ صفحات کی اس کتاب میں مختلف مقامات کی عظمتوں اور خصوصیتوں کے تذکرے ہیں، احباب اور ملاقاتیوں کا ذکر ہے، جذبات و احساسات ہیں، ذوقِ سخن کی بلندی ہے، محبت ہے اور عشق ہے۔ ڈیڑھ سو صفحوں کی ایک اور کتاب "ستارۂ چشت" میں انہوں نے سلسلۂ چشتیہ کے قریباً تمام بزرگوں کی منقبتیں لکھی ہیں۔ ان کے کلام میں خلفائے راشدین اور دوسرے بزرگانِ دین اور اولیائے کرام کی بے شمار مناقب ہیں۔ جو عقیدت کا اظہار بھی ہیں اور فن کے شاہکار بھی۔ "مرقعِ یادگارِ شہادت" واقعۂ کربلا کی جزئیات کے ساتھ ایک طویل نظم ہے جس میں واقعات کی صحت کا ایک عالمِ دین ہونے کی حیثیت سے بطورِ خاص خیال رکھا گیا ہے۔ ان کی ایک اور کتاب "تاریخِ اولیائے حق" بھی میں نے دیکھی ہے جس میں انہوں نے مختلف اولیائے کرام کا منظوم اور منثور تذکرہ کیا ہے۔

عرض علامہ ضیاء القادریؒ کی فکرِ رسا نے محبوبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء اور ان کے ساتھیوں اور نام لیواؤں کا دامن تھاما اور تمام عمر اس کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اس لحاظ سے آج بھی صحیح العقیدہ مسلمانوں اور نعت گو شاعروں کے لیے ان کا وجود مشعلِ راہ ہے۔

مشعلِ راہِ ہدایت ہو نہ کیوں میرا وجود
ہے ضیاؔ شمعِ حرم کی میرے کاشانے میں

علامہ ضیاء القادریؒ کی مطبوعہ تصانیفؒ

نظم:

۱۔ آثارِ بے خودی — مطبع قادری، بدایوں — ۱۳۳۴ھ

۲۔ تاجِ مضامین (پہلا دیوان) — عثمانی پریس، بدایوں — ۱۳۴۵ھ

۳۔ مرقعِ شہادت
(منظوم واقعاتِ کربلا) — نظامی پریس، بدایوں — طبعِ اول ۱۳۵۸ھ
کراچی — طبعِ دوم —
[اس کتاب کا ایک نسخہ ایڈیٹر نعت کی ذاتی لائبریری میں محفوظ ہے]

۴۔ تجلیاتِ نعت (دیوانِ دوم) — آستانہ بک ڈپو، دہلی — ۱۳۶۴ھ
[اس کی فوٹوسٹیٹ علامہؒ کے صاحبزادے یوسف حسین قادری صاحب نے نعت لائبریری کے لیے عنایت فرمائی]

۵۔ نغمۂ ربانی — آستانہ بک ڈپو، دہلی — طبعِ اول ۱۹۵۷ء
[یہ مثنوی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلادِ پاک سے متعلق ہے۔ اس کا ایک نسخہ ایڈیٹر نعت کے ذاتی ذخیرۂ کتب میں موجود ہے]

۶۔ جوارِ غوث الوریٰ (نظم و نثر میں بغداد شریف اور دیگر مقاماتِ مقدسہ کا سفرنامہ)
کراچی — طبعِ اول ۱۳۷۳ھ
[اس کے کئی ایڈیشن کراچی اور دہلی سے شائع ہوئے۔ صاحبزادہ یوسف حسین

قادری صاحب (نیپا کراچی) نے اس کا ایک نسخہ نعت لائبریری کے لیے اور رئیس احمد صدیقی صاحب بدایونی (اسلام آباد) نے ایک نسخہ ایڈیٹر نعت کی ذاتی لائبریری کے لیے عطا فرمایا]

۷۔ نغمہ ہائے مبارک — کراچی — ۱۳۶۹ھ

(سلاموں کا مجموعہ)

۸۔ چراغِ صبحِ جمال (قصائدِ نورانی) — کراچی — ۱۳۷۸ھ

۹۔ دیارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(منظوم سفر نامۂ حج) — مکتبۂ اربابِ اردو، لاہور — ۱۹۵۰ء

۱۰۔ آئینۂ انوار — مکتبۂ دین و دنیا، لکھنؤ — ۱۹۶۷ء

۱۱۔ ستارۂ چشت — تاج اردو کتاب گھر، کراچی — ۱۹۵۱ء

۱۲۔ خزینۂ بہشت (دیوانِ ثالث) — کراچی — ۱۹۵۹ء

[اس مجموعۂ نعت کا ایک نسخہ یوسف حسین قادری صاحب مدظلہٗ نے نعت لائبریری کے لیے عنایت فرمایا]

نثر

۱۔ اکمل التاریخ (دو جلدوں میں) — نظامی پریس، بدایوں — (نایاب)

۲۔ حیاتِ صدیق اکبرؓ — دارالفرقان، دہلی — ۱۳۷۶ھ

۳۔ تاریخِ اولیائے حق — مشہور پریس، کراچی — ۱۳۲۷ھ

۴۔ دربارِ عرس شریف — نظامی پریس، بدایوں — ۱۳۲۷ھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرورِ کونین، محبوبِ خدا ہیں مصطفیٰ
صاحبِ قوسین، سلطانِ دنا ہیں مصطفیٰ

ہے جہاں حیراں، خدا معلوم کیا ہیں مصطفیٰ
نور ہیں، آئینۂ نورِ خدا ہیں مصطفیٰ

سرورِ کل، تاجدارِ انبیا ہیں مصطفیٰ
رحمتِ عالم، حبیبِ کبریا ہیں مصطفیٰ

ہادیٔ امت، شہِ ہر دوسرا ہیں مصطفیٰ
شافعِ کل، شافعِ روزِ جزا ہیں مصطفیٰ

تا ابد اہلِ جہاں کے مدعا ہیں مصطفیٰ
بزمِ خوبانِ ازل میں مصطفیٰ ہیں مصطفیٰ

دادرس، فریاد رس، حاجت روا ہیں مصطفیٰ
بے نواؤں، بیکسوں کے آسرا ہیں مصطفیٰ

طلعتِ حسن آفریں کی ہو بہو تنویر ہیں
حسن شاہد ہے حسینِ حق نما ہیں مصطفیٰ

سر بسجدہ ہیں فرشتے، شمع بر سر ہیں نجوم
آپ کے جس سرزمیں پر نقشِ پا ہیں مصطفیٰ

ہو جہانِ حسن میں محبوبِ رب العالمیں
جن و انسان، انبیا تم پر فدا ہیں مصطفیٰ

حکمِ قسامِ ازل سے قاسمِ نعمت ہیں آپ
آپ کے در کے گدا شاہ و گدا ہیں مصطفیٰ

چشمِ رحمت ہم غریبوں کی طرف بھی ہو حضور
آپ سلطانِ دو عالم، ہم گدا ہیں مصطفیٰ

خوفِ عصیاں سے، عذابِ حشر سے مغموم نہ ہو
تیرے شافع، تیرے مولا اے ضیا ہیں مصطفیٰ

ہو سکا اب تک نہ اب ہو گا مثالِ مصطفیٰ
ہے جہانِ حسن میں یکتا جمالِ مصطفیٰ

آیۂ مثلی ہے عنوانِ مقالِ مصطفیٰ
غیر ممکن ہے کہ ہو کوئی مثالِ مصطفیٰ

شرحِ "اللہ جمیل" ہے جمالِ مصطفیٰ
حسنِ صورت گر ہے حسنِ بے مثالِ مصطفیٰ

شائقِ دیدار ہے خود خالقِ حسن و جمال!
کس قدر محبوب ہے حسن و جمالِ مصطفیٰ

شرحِ آیاتِ جمال و ترجمانِ رازِ حق
مصحفِ ناطق لبِ شیریں مقالِ مصطفیٰ

سورۂ واللیل گیسو، والقمر لوحِ جبیں
ماہِ کامل خالِ رخ ابرو ہلالِ مصطفیٰ

مصحف روئے نبیؐ کی آستیں میں عکس ریز
ہے دلِ سیپارہ فانوسِ خیالِ مصطفیٰ

تشنگانِ معرفت روضہ میں کوثر
ہو رہی ہے بارشِ جود و نوالِ مصطفیٰ

غازۂ رخسارِ حورانِ جناں، طیبہ کی خاک
کحلِ ماذاغ البصر گردِ نعالِ مصطفیٰ

اللہ اللہ یہ کمالِ قربِ صدیقؓ و عمرؓ
ہے پسِ رحلت بھی حاصل اتصالِ مصطفیٰ

کہتے ہیں گو کہنے والے ہر کمالے را زوال
ہے ابد آثار لیکن ہر کمالِ مصطفیٰ

ہیبتِ حق سے ہیں لرزاں قیصر و کسریٰ کے دل
اے تعالی اللہ یہ جاہ و جلالِ مصطفیٰ

کون سمجھے اے ضیا اوجِ مقاماتِ حضورؐ
ہے فضائے عرشِ رب بزمِ وصالِ مصطفیٰ
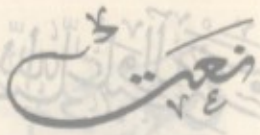
خلقِ رحماں ہیں، امام المرسلیں ہیں مصطفیٰ
رحمتِ حق، رحمۃ للعلمیں ہیں مصطفیٰ

نورِ ذاتِ حسن صورت آفریں ہیں مصطفیٰ
تا ابد محبوبِ رب العلمیں ہیں مصطفیٰ

عرش کے نوشاہ، کعبہ کے امیں ہیں مصطفیٰ
آمنہؓ کے چاند ہیں، نورِ مبیں ہیں مصطفیٰ

خلد بر کف سبز گنبد کے مکیں ہیں مصطفیٰ
حسن میں ہیں فردِ محبوبِ حسیں ہیں مصطفیٰ

حسنِ رحمٰن کے تصدق ہیں حسینانِ جہاں
حسن کی دنیا میں وہ یکتا حسیں ہیں مصطفیٰ

"قابَ قوسین" "دنا" ہے جن کی خلوت گاہِ ناز
لامکاں جن کا مکاں ہے وہ مکیں ہیں مصطفیٰ

آپ کے جلووں سے دنیا مطلعِ انوار ہے
آفتابِ عرش، خورشیدِ زمیں ہیں مصطفیٰ

ہے گنہگارانِ امت کو امیدِ مغفرت
شافعِ محشر، شفیع المذنبیں ہیں مصطفیٰ

حشر میں ہیں اولین و آخریں حاضر تمام
خود "مقامِ حمد" میں مسند نشیں ہیں مصطفیٰ

"نفسی نفسی" کا ہے غل محشر بپا ہے حشر میں
مضطرب سب انبیاء و مرسلیں ہیں مصطفیٰ

سر بسجدہ آپ ہیں بخشش کی ہے لب پر دعا
واقفِ منشائے رب العلمیں ہیں مصطفیٰ

ہیں کماندارِ عرب گردوں نشیں سدرہ مقام
جلوۂ "قوسین" میں خلوت گزیں ہیں مصطفیٰ

ہیں درخشاں آپ کے انوار سے کون و مکاں
کائناتِ حسن میں مہرِ مبیں ہیں مصطفیٰ

آپ سا خوبانِ عالم میں نہ ہو گا دوسرا
بزمِ حسن و عشق میں ایسے حسیں ہیں مصطفیٰ

خادمانِ در کو روضہ میں طلب فرمایئے
ہم مدینہ کے لیے اندوہگیں ہیں مصطفیٰ

ہم سے کیا ہو اے ضیا! مدحِ شہنشاہِ رسل
سرورِ دیں، رحمۃ للعلمیں ہیں مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دمِ مرگ کے آنکھوں میں دیدار ہو شاہا تیرا!
ظاہرا اعجاز ہو یہ جانِ مسیحا تیرا

کون تھا صبحِ ازل پردہ برانداز جمال
کس کا جلوہ تھا پسِ آئینہ تیرا، تیرا

تو ہے وہ ساقیِ تسنیم و طہور و کوثر
مستِ صہبائے ازل ہے جو ہے پیاسا تیرا

ہے رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی یہ تفسیرِ منیر
ذکر ہے رفعتِ افلاک سے اونچا تیرا

اس حقیقت کا ہوا از فترضیٰ سے عیاں
تیری مرضی کا طلبگار ہے مولا تیرا

بزمِ ایجاد سجائی گئی تیری خاطر
سب یہ آرائشِ کونین ہے صدقہ تیرا

زلفیں والیل ہیں، والنجم جبیں، رخ والشمس
سورۂ نور ہے اے چاند! سراپا تیرا

قابَ قوسین میں تو خالقِ عالم سے ملا
اوج کونین نے دیکھا شبِ اسرا تیرا

دولتِ صدق و صفا تیری بدولت پائی
پیارے! صدیقؓ ہے محبوبِ دل آرا تیرا

دور ہٹ جاتا ہے سایے عمرؓ کے شیطاں
سرِ فاروقِ معظمؓ پہ ہے سایہ تیرا

ہیں ترے قصرِ منور کی ضیا ذوالنورینؓ
قصرِ عثمانِ غنیؓ میں ہے اُجالا تیرا

حیدرؓ شیرِ خدا زوجِ بتولؓ زہرا
خوشنما کتنا تعلق ہے یہ اُن کا تیرا

رونقِ دوشِ معلّٰی ہیں حسنؓ اور حسینؓ
ہے عجب ذوالمننی چھب کا دوشالا تیرا

پیرِ پیرانِ جہاں تیرے بنائے سے بنا
غوثِ اعظمؒ شہِ بغداد دلارا تیرا

غوثؒ کا مدح سرا، خواجہؒ کا مداح ہے تو
عبدِ قادر ہے ضیا! معتقد آقا تیرا

نعت

ابد آثار عالم میں ہے فیضِ عام حضرتؐ کا
وجودِ پاک ہے ذوالمجد والاکرام حضرتؐ کا

زبانِ شش جہت پر روز و شب ہے نام حضرتؐ کا
فضائے دہر میں ہے ذکرِ صبح و شام حضرتؐ کا

ہے غرقِ آبِ کوثر رندِ مے آشام حضرتؐ کا
طہورِ خلد سے لبریز ہے ہر جام حضرتؐ کا

ہے مذہب درحقیقت مذہبِ اسلام حضرتؐ کا
ہے روحِ دین و ملت، جانِ مذہب نام حضرتؐ کا

ملک خصلت، فلک حشمت ہیں سلطانِ جہاں پرور
ہر اک جن و بشر ہے بندۂ بے دام حضرتؐ کا

وہ آئے رحمۃ للعالمین بن کر زمانے میں
زمانہ تھا سعید آغاز و سعد انجام حضرتؐ کا

شہانِ ہر دو عالم ہیں علمبردار حضرتؐ کے
جہاں میں گڑ رہا ہے پرچمِ اسلام حضرتؐ کا

گلاب و مشک و عنبر ہیں تصدق بوئے گلگوں پر
بہارِ ہشت جنت ہے تنِ گلفام حضرتؐ کا

حیات و موت کے اندر عبادت میں، عبادت میں
زباں پر نام آیا ہے بہر ہنگام حضرتؐ کا

مدینہ کی حضوری کے لیے بے چین رہتا ہے
ضیاءِ مضطرب ہے احقرِ خدام حضرتؐ کا!

یہ فضلِ عالمِ کن فکاں بجلائے سرورِ دوسرا
بعطائے خالقِ ذوالمنن، ہے برائے سرورِ دوسرا

مجھے مغفرت کی اُمید ہے بعطائے سرورِ دوسرا
سرِ عرش تاجِ نگیں بنا کفِ پائے سرورِ دوسرا

کوئی صدق میں، کوئی عدل میں، کوئی بذل میں، کوئی فضل میں
یہی چار چاند ہیں چار سو خلفائے سرورِ دوسرا

وہ قسیمِ اجر و ثواب ہیں، وہ شفیعِ روزِ حساب ہیں
یہ تمام منعم و تاجور ہیں گدائے سرورِ دوسرا

یہ فضائے گلکدۂ جہاں، یہ زمیں، زماں، اِرمِ جناں
یہ بہارِ گلشنِ جانفزا ہے برائے سرورِ دوسرا

ہے یہ فضلِ ربِ غفور کا، ہے یہ جلوہ خالقِ نور کا
کہ سیاہکاروں پہ ہے کرم بعطائے سرورِ دوسرا

ہے رضائے حق ہی پہ منحصر دو جہاں کی فوز و فلاح سب
بخدا کہ مرضیِ حق ہے وہ جو رضائے سرورِ دوسرا

ہیں مقامِ حمد کے تاجور، وہ جناں مکاں شہِ بحر و بر
یہ "لوائے حمد" حقیقتاً ہے لوائے سرورِ دوسرا

ہوا شورِ روزِ قیام جب، ہوئے بے قرار غلام جب
سرِ حشر سن کے فغانِ غم چلے آئے سرورِ دوسرا

یہی آرزو ہے، یہی ہے دھن، مرے ذوالمنن مری عرض سن
ہو درِ کریم پہ جاں بحق یہ ضیائے سرورِ دوسرا

نعت

مکیں قوسین منزل میں ہیں سرکارِ شبِ اسرا
ہیں صدرِ بزمِ "أو أدنیٰ" کماندارِ شبِ اسرا

ہیں شانِ مصطفیٰ کے راز، اسرارِ شبِ اسرا
ابد آثار ہیں اے خضرؔ، آثارِ شبِ اسرا

فلک سے آئیں وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی کی آوازیں
جو لہرائے ذرا گیسوئے خمدارِ شبِ اسرا

مراتب ناز ہیں بزمِ رب کے کوئی کیا جانے
نیاز و ناز ہیں خود ناز بردارِ شبِ اسرا

حرم سے شورِ "سُبحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی" فلک تک ہے
زبانِ حور و غلماں پر ہے تکرارِ شبِ اسرا

ازل سے عظمتِ معراج حصہ تھا محمدؐ کا
رہیں گے تا ابد دنیا میں اذکارِ شبِ اسرا

بلایا مسجدِ اقصیٰ میں خالق نے رسولوں کو
تھے سارے انبیا مشتاقِ دیدارِ شبِ اسرا

وہ دم بھر میں گئے تا عرش، واپس آ گئے فوراً
پئے گفتن فقط اتنی تھی مقدارِ شبِ اسرا

تھے "سُبحٰنَ الَّذِیْ" کے سب مناظر خلد نظارہ
تھا قلبِ مخبرِ صادق خبردارِ شبِ اسرا

محمدؐ پشتِ زیں پر تھے ہمراہی میں روحِ اعظم تھے
بُراقِ برق وش تھا خاص رہوارِ شبِ اسرا

تجلّی عرش کی ہے بیتِ معمورِ الٰہی میں
یہاں ہیں جلوہ آرا آئنہ دارِ شبِ اسرا

کسی نے جز محمدؐ کے نہیں اللہ کو دیکھا
خدا کی دید بندے کو ہے شہکارِ شبِ اسرا

یدِ بیضا کے جلوؤں کی ضیا ہے روشنی دل میں
ہے شمعِ طور یا ہے شمعِ رخسارِ شبِ اسرا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بخدا کوئی باخدا نہ ہُوا
دل میں گر عشقِ مصطفےٰؐ نہ ہُوا

بندہ وہ عاشقِ خدا نہ ہُوا
جو خدا کے حبیبؐ کا نہ ہُوا

بزمِ کونین میں سوائے حضورؐ
کوئی محبوبِ کبریا نہ ہُوا

انبیا و رسل ہوئے لاکھوں
مصطفیٰؐ کوئی دوسرا نہ ہُوا

جن کو خیر البشرؐ کا عشق نہیں
وہ بشر کیا، ہُوا، ہُوا نہ ہُوا

آپؐ ہیں صاحبِ لواء الحمدؐ
یہ شرف اور کسی کو عطا نہ ہُوا

نہ خدا ہی ملا نہ دینِ خدا!
یا نبیؐ! تم پہ جو فدا نہ ہُوا

تیرے در سے تیرے کرم کی قسم
کوئی محروم بے نوا نہ ہُوا

ہم بُرے یا بھلے ہیں تیرے ہیں
کام ہم سے کوئی بھلا نہ ہُوا

حمدِ ربّ، نعتِ مصطفےٰؐ کے سوا
ہم سے کچھ اور اے ضیاؔ نہ ہُوا

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

فضائے بزمِ امکاں صحنِ خانہ ہے محمدؐ کا
حریمِ عرشِ رحماں آستانہ ہے محمدؐ کا

جمالِ مصطفیٰؐ پر ہیں ملک، جن و بشر قرباں
خدائی ہے فدا، شیدا زمانہ ہے محمدؐ کا

فرشتے نغمے گاتے ہیں درودوں کے سلاموں کے
لبِ جبریلؑ پر ہر دم ترانہ ہے محمدؐ کا

لبِ تسنیم پیمانہ بکف میخوار حاضر ہیں
جوارِ حوضِ کوثر بادہ خانہ ہے محمدؐ کا

ذرا اے خضرؑ لینا ہاتھ، مگر نا رہبری میری
مدینہ کو یہ دیوانہ روانہ ہے محمدؐ کا

جبینِ عرش جھکتی ہے جہاں تعظیم کی خاطر
عجب توصیفِ رفعت آستانہ ہے محمدؐ کا

خدا معلوم اعمالِ زبوں کی کیا سزا ملتی
کرم اُمّت پہ لیکن غائبانہ ہے محمدؐ کا

جبینِ ناز سے نورِ ازل کچھ اس طرح چمکا
اُجالا تا ابد خانہ بہ خانہ ہے محمدؐ کا

خدائی حشر میں مشاقِ جلوہ بن کے آئی ہے
مقامِ حمد اور رنگِ شہانہ ہے محمدؐ کا

نجوم و اختر و شمس و قمر تصویرِ حیرت ہیں
فضائے لامکاں آئینہ خانہ ہے محمدؐ کا

رسول اللہ ہیں بے شک محمدؐ ہر زمانہ میں
ازل سے تا قیامت ہر زمانہ ہے محمدؐ کا

جھکا سر کو ادب سے، مائلِ خوابِ عدم ہو جا
مبارک اے ضیاؔ یہ آستانہ ہے محمدؐ کا

ہے ارمانِ حرم منزل بہ منزل راہبر اپنا
مبارک اے جنوں سوئے مدینہ ہے سفر اپنا

خیالِ روضۂ انور ہے فردوسِ نظر اپنا
ہے جنت اپنے گھر میں آج ہے جنت میں گھر اپنا

یہ معراجِ شرف ہے اور قسمت اس کو کہتے ہیں
ہے سر بابِ نبیؐ پر ہے مقدر اوج پر اپنا

طوافِ روضۂ شاہِ اممؐ دن رات کرتے ہیں
قضا کرتے نہیں معمول یہ شمس و قمر اپنا

زباں کیوں خشک ہو کیوں چشم تر ہو خوفِ عصیاں سے
شفیعِ حشر ہے وہ تاجدارِ بحر و بر اپنا

وسیلہ ہے نبیؐ کا درمیاں، حاصل مرادیں ہیں
ہے آغوشِ اجابت میں دعا اپنی اثر اپنا

تری تردامنی پر روزِ محشر پھیر دے پانی!
برس اے ابرِ رحمت کام کر اے چشمِ تر اپنا

تری رحمت کے چھالے حشر میں اس شان سے برسے
کہ منہ اپنا سا لے کر رہ گئی نارِ سقر اپنا

تمنا ہے ضیا واصل بحق ہو جاؤں طیبہ میں
جوارِ روضۂ اقدس میں ہو جس دم گزر اپنا!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ نورِ مطلق ہیں آئینہ ہے جہاں میں نور و ظہور ان کا
ہے بیتِ معمور، خلد منزل، مدینہ دارالسرور ان کا

وہ ساقیٔ کوثر و جناں ہیں ہے جام پر از طہور ان کا
ہر آنکھ میں ہے خمار ان کا، ہر آنکھ میں ہے سرور ان کا

وہ تشنگانِ جمال جن کو ہے آپ کا نشۂ محبت
ذرا نہ کم ہوگا تا قیامت مذاقِ کیف و سرور ان کا

گناہگاروں خطا شعاروں کی لاج ہے سید البشرؐ کو
ہجومِ محشر میں فاش پردہ نہ ہونے دیں گے حضورؐ ان کا

جنھیں نبیؐ کی نہیں محبت جو منکرِ شانِ مصطفیٰؐ ہیں
معاف ہوگا نہ روزِ محشر گناہ ان کا قصور ان کا

بشارتیں دیں سب انبیا نے ولادتِ خاتم الرسلؐ کی
بیانِ انجیل میں ہے ان کا، ہے ذکر درجِ زبورؐ ان کا

خلیلؑ نے کعبہ میں دعا کی، کلیمؑ نے دیکھا آسماں پر
ہے ارض و افلاک و عرش و کرسی میں نور ان کا ظہور ان کا

بشانِ محبوبیت بلایا خدا نے معراج میں نبیؐ کو
گئے وہ کعبہ سے لامکاں تک گزر ہوا دور دور ان کا

جبیں لات و منات خم ہے بتوں کے چھوٹے ہوئے ہیں چھکے
جھکا دیا سب کو سوئے کعبہ مٹا دیا سب غرور ان کا

شہِ رُسل کے ہیں جو فدائی ہے جن پہ الطافِ کبریائی
ثوابِ عشقِ حضور ان کا، شبابِ حور و قصور ان کا

حضورِ خلّاقِ دو جہاں ہے یہ التجائے اخیر اپنی
ضیا ادھر جاں نکل رہی ہو اُدھر ہو دیدار ان کا

زمیں بوس ہے اک زمانہ تمہارا
ہے عرشِ عُلا آستانہ تمہارا

سلاطیں زمیں بوس بابِ حرم ہیں
ہے دربار کیا خسروانہ تمہارا

جبینِ دو عالم ہے تم سے درخشاں
اجالا ہے خانہ بخانہ تمہارا

ہو تم قاسمِ دولتِ بزمِ امکاں
نہ ہو گا کبھی کم خزانہ تمہارا

تمہارا کرم سایہ گسترِ جہاں پر
ہے ظلِ خدا شامیانہ تمہارا

سلامی ہیں جبریلؑ درباں فرشتے
مدینہ ہے عرش آستانہ تمہارا

اذانوں، نمازوں میں نامِ مبارک
لیا جاتا ہے پنجگانہ تمہارا

ہو تم سازِ ہستی کا پُر کیف نغمہ
ہے لب پر ضیا کے ترانہ تمہارا

جس نے چمن شاہِ رسولاں نہیں دیکھا
اس نے بخدا گلشنِ رضواں نہیں دیکھا

یہ بابِ کرم آپ کا وہ بابِ کرم ہے
خالی کبھی محتاج کا داماں نہیں دیکھا

خیر البشر و ختمِ رسل تم بخدا ہو
کونین میں تم سا کوئی انساں نہیں دیکھا

سامانِ طرب سائلِ طیبہ کے لیے ہے
شیدائے نبیؐ بے سر و ساماں نہیں دیکھا

سودا ہے جسے گیسوئے محبوبِ خدا کا
اس کو دمِ مشکل بھی پریشاں نہیں دیکھا

نازاں کبھی ہوتا نہ بہشت اور جناں پر
رضواں نے مدینہ کا گلستاں نہیں دیکھا

ہے آپ کے انوار سے ہر سینہ مدینہ
کس دل میں حضور آپ کو مہماں نہیں دیکھا

ہر وقت ہے نعتِ شہِ لولاک زباں پر
تم سا بھی ضیا کوئی ثنا خواں نہیں دیکھا

نعت

بارک اللہ یہ وقار و عظمت و شانِ حبیبؐ
ہر کمالِ شانِ محبوبی ہے شایانِ حبیبؐ

عرش پر ہو کیوں نہ فرقِ خاک بوسانِ حبیبؐ
عرشِ رفعت ہے زمینِ صحنِ ایوانِ حبیبؐ

خالقِ حسن و محبت ہے ثنا خوانِ حبیبؐ
اس حسیں عنواں پر شاہد ہے قرآنِ حبیبؐ

ہیں نہ زوّارِ حرم ہی صرف مہمانِ حبیبؐ
ہر دو عالم میں نمک پروردۂ خوانِ حبیبؐ

ہے سرِ بعثت آسماں خم جانبِ بابِ حرم
سجدہ گاہِ قدسیاں ہے ارضِ ایوانِ حبیبؐ

مصطفیٰؐ مختارِ کل ہیں، سرورِ کونین ہیں
دو جہاں کی سلطنت ہے زیرِ فرمانِ حبیبؐ

ہاتھ پکڑے کی نہ ہو لاج ان کو ممکن ہی نہیں
آگیا ہے ہاتھ میں مجرم کے دامانِ حبیبؐ

رہبر و ہادی و یاور، عادل و صائم، کریم
کھلتے ہیں اسمائے ذیشانِ حبیبؐ

مہرِ محشر مائلِ شعلہ فشانی ہے تو ہو
ہیں گنہگارانِ امت زیرِ دامانِ حبیبؐ

ہے میسّر مجھ کو دوری میں حضوری کا شرف
ہر نفسِ طیبہ میں دل ہے دل میں ارمانِ حبیبؐ

جگ اجالا ہے انھی کی چاندنی عالم میں ہے
چار چاند اسلام کے ہیں چار یارانِ حبیبؐ

زلفیں واللیل و جبیں والنجم عارض والقمر
مصحفِ رخسار شرحِ حسنِ قرآنِ حبیبؐ

کھائی قرآں میں قسم کس آن سے کس شان سے
کس قدر محبوب ہے اللہ کو جانِ حبیبؐ

گنبدِ خضریٰ کے گل بوٹے ہیں سب جنت کے پھول
خلد بر کفِ گل بداماں ہے گلستانِ حبیبؐ

دم زدن کی تھی چراغِ طور کی تابش ضیاؔ
جلوہ ساماں ہے چراغِ زیرِ دامانِ حبیبؐ!

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عازمِ عرشِ خدا ہیں شہِ دیں آج کی رات
کتنا دلکش ہے سفر کتنی حسیں آج کی رات

سوئے کعبہ ہے رخِ رحمتِ ربِّ کعبہ
ہے زمیں بوس حرم عرشِ بریں آج کی رات

یہ ہے معراجِ مقامِ بشریت لاریب
ہے بشر عرشِ الٰہی کے قریں آج کی رات

عقل حیراں ہے تمیزِ جز و کل کون کرے
نورِ مطلق میں ہے گم نورِ مبیں آج کی رات

عبد و معبود سے معمور ہے بیتِ معمور
ایک ہی گھر میں ہیں مہمان و مکیں آج کی رات

عرش کے تاروں نے چمکا دیے ذرّوں کے نصیب
آسماں بن گئی کعبہ کی زمیں آج کی رات

نظر آتا ہے ہر اک نقشِ کفِ پائے رسولؐ
گوہرِ تاجِ سرِ عرشِ بریں آج کی رات

شام سے خلوتِ سلطانِ شبِ اسرا میں
شمع بردار ہیں جبریلؑ امیں آج کی رات

پھول برساتے ہوئے آتے ہیں جنت سے ملک
دشتِ فاراں ہے فردوسِ بریں آج کی رات

چاند کعبہ کا ہے تا عرش فقط جلوہ فروز
گم مہ و مہر ہیں پردوں میں کہیں آج کی رات

شبِ اسرا کے سبب قدرِ شبِ قدر بڑھی
لیلۃ القدر یہ مانا کہ نہیں آج کی رات

کتنی محبوب ہے جبریلؑ کی یہ شانِ نیاز
اُن کے تلووں سے رگڑتے ہیں جبیں آج کی رات

بڑھ سکے جب حدِ سدرہ سے نہ آگے جبریلؑ
پہنچے تا اوجِ دنیٰ سرورِ دیںؐ آج کی رات

دیکھ کر دیدۂ حق بیں سے جمالِ رخِ ذات
علم ہے معترفِ حسنِ یقیں آج کی رات

ہوں سرِ شام سے کعبہ میں ضیاؔ سر بسجود
تابشِ عرش سے روشن ہے جبیں آج کی رات
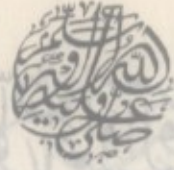
انجم و شمس و قمر آئینہ دارِ معراج
حلقۂ کاہکشاں راہ گزارِ معراج

کی ہے صدیقؓ نے تصدیقِ وقارِ معراج
اہلِ اسلام کے ایماں ہیں نثارِ معراج

لے کے جبریلِ امیں آئے ہیں جنت سے براق
ہیں رواں سوئے فلک شاہسوارِ معراج

آسماں بارِ امانت نتوانست کشید
دوشِ سلطانِ رسل حاملِ بارِ معراج

ہو گئی ظلمتِ باطل دو جہاں سے کافور
ہے شبِ قدر کا مژدہ شبِ تارِ معراج

نہ ہوا اوج کسی اور نبیؑ کو یہ نصیب
ذاتِ محبوبؐ کو حاصل ہے وقارِ معراج

جاودانی ہے عجب ساقیٔ کوثر کا یہ فیض
ہے ہر اک آنکھ میں تا حشر خمارِ معراج

خالقِ عرش کے جلووں سے ہے آباد یہ گھر
بیت معمور ہے خلوت گہِ یارِ معراج

نہ ہوا کوئی سرافراز وصالِ رب سے
ہے ضیاؔ نعمتِ کبریٰ میں شمارِ معراج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھا کتنا حسیں حسنِ تقاضا شبِ معراج
پہنچے وہ سرِ عرشِ معلیٰ شبِ معراج

کعبہ میں جو ضو پاش ہوئے عرش کے جلوے
ہر ذرہ بنا طورِ تجلیٰ شبِ معراج

مائل بہ طوافِ حرمِ قدس ملک تھے
تھی عرش بکف تمتِ کعبہ شبِ معراج

چھایا ہوا انوارِ الٰہی کا اجالا
تھا کعبہ سے تا مسجدِ اقصیٰ شبِ معراج

ذروں میں تجلی تھی، ستاروں میں چمک تھی
تھا طورِ نظر جلوہ ہی جلوہ شبِ معراج

ساکت تھے مہ و خور، متحیر تھیں فضائیں
تھے عرش پہ وہ انجمن آرا شبِ معراج

ممکن نہیں ادراکِ جزو و کل ہو تو کیا ہو
گم ہو گیا قطرہ تہِ دریا شبِ معراج

تھی حسرتِ دیدارِ نبیؐ اہلِ فلک کو
پوری ہوئی ہر دل کی تمنا شبِ معراج

پہنچے شہِ دیں خلوتِ قوسین و دنیٰ تک
جبریلؑ رہے تا حدِ سدرہ شبِ معراج

بن کر ہی رہا نقشِ کفِ پائے محمدؐ
تاجِ شرفِ عرشِ معلیٰ شبِ معراج

وہ سر پہ لیے بارِ ضیفہ ہے سحر کو
تھا عرش پہ جو عرش کا دولہا شبِ معراج

ہو کاش ضیاؔ کو بھی عطا جلوۂ باری
جس نورِ مبیں کا تھا اجالا شبِ معراج

اعزازِ شہِ دیں نے یہ پایا شبِ معراج
خود حق نے سرِ عرش بلایا شبِ معراج

اللہ نے یہ اوج بڑھایا شبِ معراج
تھا سب سے بلند آپ کا پایہ شبِ معراج

معراج کی شب کیسی زمانہ کو خوشی ہے
مسرور ہے ہر اپنا پرایا شبِ معراج

جلووں کی جھڑی پڑتی ہے، رحمت کی ہے بارش
ہے ابرِ کرم عرش پہ چھایا شبِ معراج

ہر گوشہ کونین پہ خود فتح مبیں کا
پرچم شہِ والا نے اڑایا شبِ معراج

محتاج ہوں صدقہ ملے سرتاج "دنا" کا
ہو بھیک عطا مجھ کو خدایا شبِ معراج

برسا زرِ گل، خلدِ بداماں نظر آیا
دامن جو بھکاری نے بڑھایا شبِ معراج

نورِ شبِ اسرا جو ضیا جلوہ فشاں تھا
قندیلِ حرم دن نظر آیا شبِ معراج

عرشِ رب سے جب افق پر آگیا بطحی کا چاند
قسمتِ کونین کو چمکا گیا بطحی کا چاند

ابرِ رحمت بن کے ہر جا چھا گیا بطحی کا چاند
جلوے بزمِ حسن پر برسا گیا بطحی کا چاند

ذرہ ذرہ دہر کا چمکا گیا بطحی کا چاند
نورِ حق دنیا میں بن کر آگیا بطحی کا چاند

مطلعِ فاران پر جب آگیا بطحی کا چاند
عالمِ ایجاد کو چمکا گیا بطحی کا چاند

تھی جو انساں کی بڑھائی شان بزمِ دہر میں
صورتِ خیر البشرؐ میں آگیا بطحی کا چاند

انجم و اختر کو بخشیں انجمن آرائیاں
عارضِ شمس و قمر چمکا گیا بطحی کا چاند

دم زدن میں وقتِ شب ہمراہِ جبریلِ امیں
کعبہ سے تا مسجدِ اقصیٰ گیا بطحی کا چاند

آج تک ہے یہ حرم کی خاک کے ذروں کو ناز
رفعتِ "قوسین" پر دیکھا گیا بطحی کا چاند

ماہِ کامل شق ہوا، خورشید نکلا ڈوب کر
معجزے دنیا کو یہ دکھلا گیا بطحی کا چاند

عرش سے کعبہ میں اترا ابن کے نورِ کبریا!
جلوہ زا آفاق کو فرما گیا بطحی کا چاند

آگیا ماہِ ربیع الاولیں، چمکے نصیب
چاند تاروں کی فضا پر چھا گیا بطحی کا چاند

عیدِ میلادِ نبیؐ کی جا بجا ہیں محفلیں
ہیں ضیا آنکھیں منور، آگیا بطحی کا چاند

نعت

چار دن کی چاندنی رکھتا ہے یہ دنیا کا چاند
مہرِ عالم تاب ہے وہ مہ لقا بطحا کا چاند

مہر و ماہ و نجم پاتے ہیں ضیا اس چاند سے
چہرۂ پُرنور ہے "توسین" کے آقا کا چاند

روشنی اس آفتابِ بدر کی دو جگ میں ہے
درحقیقت روئے انور ہے مرے مولا کا چاند

انجمن آرائے عالم ہے ازل سے تا ابد
نورِ عینِ ذات، کعبہ کا قمر، طیبہ کا چاند

ماہ پارہ کوئی تجھ سا ہو، یہ ممکن ہی نہیں
تو ہے اے بدرالدجیٰ! اس خالقِ یکتا کا چاند

کائناتِ حُسن میں ہر سمت چھٹکی چاندنی
عشق کی دنیا میں جب چمکا شبِ اسرا کا چاند

نورِ "سبحٰن الذی اسرا" نہ ہو کیوں عرش پر
خود بنایا تجھ کو خالق نے شبِ اسرا کا چاند

جس کو دنیا نے کہا مہر، نجم، ماہِ عرب
کعبہ سے وہ چمکا گنبدِ خضریٰ کا چاند

روز سورج دن کو رہتا ہے زمیں بوسِ حرم!
شب کو کرتا ہے طواف اس روضۂ والا کا چاند

تو نے میری قبر میں کی بعدِ رحلت چاندنی
تو شبِ تارِ لحد میں بن گیا راحت کا چاند

کرتے ہیں کسبِ ضیا تجھ سے جہاں مہر و نجوم
تو ہے اس برجِ شرف، اس منزلِ اعلیٰ کا چاند

معصیت کی ظلمتیں ہو جائیں گی سینہ سے دور
نورِ جان و دل ضیاؔ اپنا ہے وہ طیبہ کا چاند

جہاں آفریں ہے ظہورِ محمدؐ
ہے "نور علیٰ نور" نورِ محمدؐ

گنہگار ہوں گے نہ محشر میں رسوا
ہے ستار، ربِّ غفورِ محمدؐ

طوافِ جناں کر رہے ہیں سبوکش
ہے گردش میں جامِ طہورِ محمدؐ

سراجِ منیر آپ فاراں کے ہیں
ہے شمعِ حرم شمعِ طورِ محمدؐ

سرِ حشر ہے مطمئن مغفرت سے
ہر اک عاشقِ ناصبورِ محمدؐ

نجوم و کواکب میں ہیں ان کے جلوے
دو عالم ہیں رخشاں بہ نورِ محمدؐ

بڑھائے گا رب ان کی محشر میں عظمت
ہے اک رازِ یوم النشورِ محمدؐ

رواں تھا ہر انگشت سے ایک چشمہ
زہے شانِ آبِ طہورِ محمدؐ

نبیؐ و رسلؑ بیتِ اقصیٰ میں سارے
ہیں سرشارِ کیف و سرورِ محمدؐ

الٰہی شبِ تارِ مدفن ہو روشن
ضیاؔ کو عطا ہو وہ نورِ محمدؐ

زہے عظمت و احترامِ محمدؐ — ہے محبوبِ حق ہر غلامِ محمدؐ
ہیں تفسیرِ قرآں، احادیث ساری — کلامِ خدا ہے کلامِ محمدؐ
ہیں سب میکشانِ نبیؐ مست و بیخود — ہے اس بزم میں دورِ جامِ محمدؐ
ازل سے وہ مختارِ ارض و سما ہیں — دو عالم ہیں زیرِ نظامِ محمدؐ
زباں پر ہے "والقمر" "والیل" ہر دم — ہیں خلدِ نظر صبح و شامِ محمدؐ
ہزاروں فرشتے ہیں روضہ میں حاضر — مؤدب برائے سلامِ محمدؐ
یہ نورِ نظر، فاطمہؓ اور علیؓ کے — ہیں حسنینؓ، ماہِ تمامِ محمدؐ
ہے مینارِ مسجد، بلند آسماں سے — ہے تا عرشِ ربِ ادنیٰ بامِ محمدؐ
ملک سربسجدہ زمیں بوسں دُنیا — ہیں قبلہ بکفِ نقشِ گامِ محمدؐ
ہیں کون و مکاں فیضیاب اُن کے در سے — ابد تک ہے فیضِ دوامِ محمدؐ
ہیں فردوس مسکن جناں آستاں ہیں — تمام اہلبیتِ کرامِ محمدؐ

ضیاؔ ہیں مدینہ کے انوار مجھ میں
دل و جاں سے میں ہوں غلامِ محمدؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے دل جلوہ گاہِ خیالِ محمدؐ — بہشتِ نظر ہے جمالِ محمدؐ
ہے یکتا وہ حسن و جمالِ محمدؐ — محمدؐ فقط ہیں مثالِ محمدؐ
ہے قرآں کی تفسیر حالِ محمدؐ — جمالِ خدا ہے جمالِ محمدؐ
گلِ باغِ زہراؓ ہیں آلِ محمدؐ — ہیں گل پیرہن نونہالِ محمدؐ
ہے یٰسٓ و طٰہٰ خصالِ محمدؐ — سراجاً منیرا جمالِ محمدؐ
خدا نے ازل نے ازل ہی میں بخشا — ابد انتہا ہر کمالِ محمدؐ
یقیناً ہے وہ سجدہ گاہِ ملائک — ہے جو رہگزر، پائمالِ محمدؐ
ہے کحلِ مَازاغ اہلِ بصر کو — جو مل جائے گردِ نعالِ محمدؐ
شکر بارِ تسنیم و کوثر کی لہریں — ہیں لبہائے شیریں مقالِ محمدؐ
طلب سے سوا بھیک پاتے ہیں منگتے — ہے یہ شانِ جود و نوالِ محمدؐ
کیا اہلِ ایماں کی بخشش کا وعدہ — خدا چاہتا کیوں ملالِ محمدؐ
یہ خلقِ عظیم اور یہ رحمت یہ رأفت — خداداد ہے ہر کمالِ محمدؐ

ضیاؔ ختم ہیں سب کمالات اُن پر
ہُوا ہے نہ ہو گا مثالِ محمدؐ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زہے جلوہ بے مثالِ محمدؐ
بہشتِ نظر ہے جمالِ محمدؐ

خدا کی ہے نعمت خیالِ محمدؐ
ہے دل محوِ حسن و جمالِ محمدؐ

ابد تک کمالات میں روز افزوں
زہے عظمتِ لازوالِ محمدؐ

ہیں لرزہ بر اندام شاہانِ عالم
تہے ہے شانِ جاہ و جلالِ محمدؐ

ہے خاکِ شفا گر غبارِ مدینہ
تو اکسیر خاکِ نعالِ محمدؐ

کمالات کا اُن کے قائل ہے عالم
ہے یہ ایک ادنیٰ کمالِ محمدؐ

وہ خیر الوریٰ خاتم الانبیا ہیں
ہے ممکن نہیں، ہو مثالِ محمدؐ

غلامانِ خیر البشر ہیں پریشاں
مدد، خالقِ ذوالجلالِ محمدؐ

صفاتِ الٰہی کا وہ آئنہ ہیں
رضا حق کی ہے ذکرِ حالِ محمدؐ

فضائل کا ہیں آئنہ قدِ آدم
نہیں حدِ اوج و کمالِ محمدؐ

خدا کے تقرب کا وہ واسطہ ہیں
ہے اللہ سے اتصالِ محمدؐ!

زہے شانِ عزّ و علائے محمدؐ
ہے عرشِ بریں زیرِ پائے محمدؐ

دو عالم ہیں جلوہ سرائے محمدؐ
زہے جلوۂ حق نمائے محمدؐ

مدینہ ہے دار الشفائے محمدؐ
ہے کحلِ بصر خاکِ پائے محمدؐ

محمدؐ ہیں محبوب ربِّ دو عالم
ہے ربِّ دو عالم خدائے محمدؐ

کیے "کُن" سے کون و مکاں جس نے پیدا
وہ خلّاق ہے کبریائے محمدؐ

بہشت دو عالم ہیں مکّہ، مدینہ
ہے فردوس دولت سرائے محمدؐ

خدا آشنا ہوگئی اک خدائی
خدائی میں تشریف لائے محمدؐ

ہوئی آسمانوں کو معراج حاصل
سرِ عرش تشریف لائے محمدؐ

بنا حجرۂ عائشہؓ نور منزل
محبّت سے یوں مسکرائے محمدؐ

جہاں ظلمتیں اور تاریکیاں تھیں
وہاں نور بن کر سمائے محمدؐ؛

اماں یاب ہے قہرِ محشر سے امت
ہے رحمت بداماں قبائے محمدؐ

غمِ روزِ فردا سے دل مطمئن ہے
مرے ہاتھ میں ہے ردائے محمدؐ

خد و خال و عارض میں آیاتِ قرآں
ہے "والّیل" زلفِ دوتائے محمدؐ

گنہگار میں ہوں، تو رحماں ہے یا رب
مری مغفرت ہو برائے محمدؐ

ہمیشہ بھکاری چلے آرہے ہیں
کشادہ ہے بابِ عطائے محمدؐ

گئے حجلۂ عرش سے اور آگے
ہے "قوسین" خلوت سرائے محمدؐ

ضیاؔ پر بھی یا رب! نگاہِ کرم ہو
ضیاؔ بھی ہے مدحت سرائے محمدؐ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جلوۂ محبوبِ ربِّ ذوالجلال آیا نظر
ماہِ میلادِ مبارک کا ہلال آیا نظر

مرحبا نظارہ ہیں خوبانِ جہاں آفاق میں
کون زیرِ عرش رب یہ خوش جمال آیا نظر

پھر ربیع الاوّل آیا پھر مسلماں شاد ہیں
عیدِ میلادِ نبیؐ کا پھر ہلال آیا نظر

چاند دیکھا، سینے روشن دل منور ہو گئے
اے عرب کے چاند یہ تیرا کمال آیا نظر

آسماں سے جلوے برسے نور کی بارش ہوئی
ابرِ رحمت جھومتا آیا ہلال آیا نظر

ہے نویدِ فتح و نصرت آمدِ ماہِ ربیع
جبر و ظلم و جور میں ہر جا زوال آیا نظر

دے ہمیں "عیدی" میں امن جاوداں ربِّ کریم
عیدِ میلادِ محمدؐ کا ہلال آیا نظر

ہے شفاعت عیدِ میلادِ شہِ دیں کا صلہ
عشقِ محبوبِ خدا کا ماحصل آیا نظر

جب ازل میں بن کے مہرِ ماہ چمکے انبیاء
آمنہؓ کا لال سب میں بے مثال آیا نظر

منکرانِ بزمِ میلادِ نبیؐ ہشیار باش
تیغ بر کف تم پہ قہرِ ذوالجلال آیا نظر

اے ضیاؔ شیدائیانِ مصطفیٰؐ کو دے نوید
منعقد جشنِ ولادت ہو، ہلال آیا نظر

نعت

اے تعالیٰ اللہ، جمالِ روئے زیبائے حضورؐ
ہے ازل سے حسنِ صورت سازِ شیدائے حضورؐ

بادۂ توحید سے سرشار ہے دنیائے حسن
مرحبا کیف و سرورِ جامِ صہبائے حضورؐ

رازِ تکمیلِ محبت، شرحِ ایمان و یقیں
ہے دلیلِ الفتِ یزداں تولّائے حضورؐ

تھے ملک حیراں، تھے ساکت انبیاءؑ و مرسلیںؑ
جانبِ عرشِ بریں تشریف جب لائے حضورؐ

نزہتِ رخسارِ گلگوں نے یہ کیں گلکاریاں
گل بداماں بن گیا ہر خارِ صحرائے حضورؐ

ہے مسلّم انبیاء کی شانِ اعزاز و شرف
سب سے افضل، سب سے ارفع شانِ بالائے حضورؐ

کی امامت آپؐ نے سارے رسولوں کی یہاں
عرش منزل ہے زمینِ بیتِ اقصائے حضورؐ

قدّ آدم آئینہ ہیں آپؐ نورِ ذات کے
نور کے سانچے میں ڈھالے رب نے اعضائے حضورؐ

قابلِ عزت جہاں میں اس لیے حسنینؓ ہیں
نورِ انِ فاطمہؓ زہراؓ ہیں اجزائے حضورؐ

کیوں نہ سائے کی کثافت سے تنِ اطہر ہو پاک
ہے شعاعِ مہرِ تاباں قدِ بالائے حضورؐ

کحلِ "ما زاغ البصر" ہے آپؐ کی گردِ نعال
سجدہ گاہِ قدسیاں نقشِ کفِ پائے حضورؐ

ہے معیت آپؐ کو اللہ سے ہر جا نصیب
عرش و کرسی، خلد و قوسین و دنا جائے حضورؐ

بخششِ امت پہ مائل ایزدِ غفار ہے
ہیں مقامِ حمد پہ جنبش میں لب ہائے حضورؐ

ممتنع بالذات ہے سرکارؐ والا کا نظیر
منفرد ہے ہر صفت میں ذاتِ یکتائے حضورؐ

ہے ضیاؔ بے چین ہر ساعت مدینہ کے لیے
دور رکھیں، یا طلب فرمائیں، جو رائے حضورؐ

دیدنی ہے احمدِ مختار کا نور و ظہور
ہے نمایاں ایزدِ غفار کا نور و ظہور!

رونقِ کون و مکاں مقصود تھی اللہ کو
کر دیا روزِ ازل سرکارؐ کا نور و ظہور

یہ مہ و خورشید، نجم و اخترؔ، یہ شعاعِ مہر و ماہ
ہے تمہارے جلوۂ رخسار کا نور و ظہور

ان کے جلووں سے فروغِ کائناتِ حسن و عشق
دو جہاں میں ہے شہِ ابرار کا نور و ظہور

ماہِ طیبہ، مہرِ بطحا، سبز گنبد کے چراغ
طور بر کف ہے ترے دربار کا نور و ظہور

چاند تاروں میں مجلا ہے جو ہر شام و پگاہ
ہے سبب ان کے رخِ پر انوار کا نور و ظہور

زائرِ طیبہ کی چشمِ شوق کو جب دیکھیے
ضو فشاں ہے شائقِ دیدار کا نور و ظہور

روز ہو جاتا ہے نخلستانِ طیبہ پر نثار
گلشنِ فردوس کے اشجار کا نور و ظہور

زائرانِ گنبدِ خضرا کے سینوں میں ہے گم
روضۂ پر نور کے مینار کا نور و ظہور

دل ہے روشن نورِ حق سے مغفرت کا ہے یقیں
ہے ضیاؔ میں احمدِ مختار کا نور و ظہور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیدنی ہے اژدہامِ حشر میں شانِ حجاز
ہیں مقامِ حمد کے نوشاہ سلطانِ حجاز

گُل بداماں، خلد برکف ہے گلستانِ حجاز
ہے بہارِ گلشنِ فردوس قربانِ حجاز

عظمتِ کون و مکاں ہے زیرِ فرمانِ حجاز
ہے ازل سے تاجدارِ عرش سلطانِ حجاز

اے تعالی اللہ! یہ ہے شوکت و شانِ حجاز
ہے خدائے عرش کا مہمان سلطانِ حجاز

ہے فضائے ہفت کشور زیرِ دامانِ حجاز
تاجدارِ شش جہت ہے صدر و سلطانِ حجاز

کیوں نہ ہو دنیائے حسن و عشق قربانِ حجاز
ہیں محمد مصطفیٰ سلطانِ خوبانِ حجاز

لیلۃ القدرِ مبیں کا ہے شبِ اسرا میں نور
ہے فلک کی انجمن بزمِ چراغانِ حجاز

اے شفیعِ حشر! تیرے ظلِ دامن کے طفیل
دامنِ محشر نظر آتا ہے دامانِ حجاز

تو نے دیں شمس و قمر کو روز و شب تابانیاں
آفتابِ عرشِ یزداں، ماہِ تابانِ حجاز

کرتے ہیں آ آ کے ہر جانب سے روضہ کا طواف
تیرے دیوانے ہیں سارے مرتبہ دانِ حجاز

گنبدِ خضرا ہے معراجِ صراطِ مستقیم
سرفرازِ قربِ حق ہیں رہ نوردانِ حجاز

آستاں بوسِ حرم جبریلؑ و میکائیلؑ ہیں
ہیں فرشتے عرش کے دربانِ سلطانِ حجاز

بابِ رحمت چومنے والے ہیں لب نغمہ سرا
سارے جنت آستاں ہیں خاک بوسانِ حجاز

کعبہ نافِ ارض ہے کعبہ کے سلطاں ہیں حضورؐ
مرکزِ روئے زمیں ہے زیرِ فرمانِ حجاز

خلق پلتی ہے، نبیؐ ہیں قاسمِ رزقِ جہاں
سفرۂ سکانِ بزمِ ارض ہے خوانِ حجاز

کعبہ لطفِ مصطفیٰ سے ہے گلستانِ خلیل
ہے بہشت و خلد کی ہر شان شایانِ حجاز

شیشہ برکف ساقیٔ تسنیم ہیں فردوس میں
ہے لبِ کوثر ہجومِ بادہ نوشانِ حجاز

ہر گلی کوچہ میں ہے جنت کے باغوں کی بہار
ہر چمن ہے خلد برکف، اے میں قربانِ حجاز

وسعتیں حدِ تعین کی جہاں ہیں مختتم
ہے وہاں تک انتہائے حد و پایانِ حجاز

مصطفیٰؐ مختار ہیں، جنت ہے امت کے لیے
مستحقِ جنتِ رضواں ہیں سکانِ حجاز

کعبہ بیت اللہ بن کر قبلۂ عالم بنا
کی خلیل اللہ نے تعمیرِ ایوانِ حجاز

زندگی کے آخری لمحات تک یا رب رہے
سینے میں شوقِ مدینہ، دل میں ارمانِ حجاز

پائی ہے روزِ ازل، نورِ ازل سے وہ ضیا
تا ابد ہے پُر ضیا، شمعِ شبستانِ حجاز

اے عرش نشیں، خسروِ اقلیم وجود
شاہنشہِ اورنگِ مقامِ محمودؐ
اللہ غنی! تیرا شرف، تیرا وقار
پڑھتا ہے ترے نام اللہ درود!

نعت

جز درِ رحمت کسی کے آستاں سے کیا غرض
گنبدِ خضرا کے زائر کو جناں سے کیا غرض

خارِ صحرائے عرب ہیں رشکِ گلہائے جناں
رہروِ دشتِ حرم کو گلستاں سے کیا غرض

اس کے گل بوٹوں پہ جنت کی بہاریں ہیں نثار
یہ ہے طیبہ کا چمن اس کو خزاں سے کیا غرض

ہم نفس، مکہ مدینہ جس کی منزل ہی نہ ہو!
رہروِ بطحا کو ایسے کارواں سے کیا غرض

تشنہ کامِ دید ہوں، دے جامِ تسنیم و طہور
مجھ کو اے ساقی شرابِ ارغواں سے کیا غرض

ہے غمِ ہجرِ نبیؐ میں لذتِ کیفِ وصال
عاشقِ مہجور کو آہ و فغاں سے کیا غرض

ہوں میں سلطانِؐ رسل کے بابِ رحمت کا فقیر
مجھ کو شاہوں کے طوافِ آستاں سے کیا غرض

نورِ ایماں کا ہے طالب ماہِ طیبہ سے ضیاء
مجھ کو آب و تابِ مہرِ آسماں سے کیا غرض

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہے طہورِ خُلد سے لبریز مینائے رسولؐ!
میکشوں کے ہاتھ میں ہے جامِ صہبائے رسولؐ

اے خوشا قسمت کہ ہے دل میں تولائے رسولؐ
ہم گدائے مصطفےٰ ہیں، ہم ہیں شیدائے رسولؐ

کیوں نہ ہو دنیائے حسن و عشق شیدائے رسولؐ
پرتوِ حُسنِ ازل ہے رُوئے زیبائے رسولؐ

جیتے جی ہیں خُلد در آغوش شیدائے رسولؐ
مستحقِ آتشِ دوزخ ہیں اعدائے رسولؐ

سر جھکاتے ہیں ملک گردوں سے آ آکر مدام
ہے نشانِ قربِ ہر نقشِ کفِ پائے رسولؐ

حشر میں ہر جا تھا شورِ الصلوٰۃ والسلام
مجمعِ عشاق میں تشریف جب لائے رسولؐ

"یا نبیؐ" "یا مصطفےٰ" کہتے ہی سب غم مٹ گئے
اسمِ اعظم کا اثر رکھتے ہیں اسمائے رسولؐ

ہیں گلستاں در بغل وارفتگانِ مصطفےٰؐ
جنتِ دیوانگاں ہے دشتِ بطحائے رسولؐ

ہے مدینہ سینہ وہ جس میں ہے عشقِ مصطفےٰؐ
دل وہی دل ہے کہ جس میں ہے تمنائے رسولؐ

نورِ ایماں، نورِ عرفاں، نورِ حق کی ہے دلیل
دل ہے روشن، ہے ضیا دل میں تجلائے رسولؐ

تم جاں نشینِ عرشِ علیٰ نوشاہِ دَنا سلطانِ رسل
تم کون و مکاں کے ہو آقا، محبوبِ خدا سلطانِ رسل

تنویرِ جناں توقیرِ جہاں ہے تم پہ فدا سلطانِ رسل
تم سے ہے وقارِ انجمن "لَوْلَاکَ لَمَا" سلطانِ رسل

ہیں تخت نشینِ عرشِ بریں محبوبِ خدا سلطانِ رسل
منجانبِ حق ہیں تاجورِ "قوسین و دنا" سلطانِ رسل

از صبحِ ازل تا شامِ ابد تم سا نہ ہوا سلطانِ رسل
سلطانِ "مقامِ حمد" ہو تم اے نورِ خدا سلطانِ رسل

محشر میں شفاعت کو میری آپ آئیں جو یا سلطانِ رسل
میں آپ کے جلوؤں کو دیکھوں جی بھر کے شہا سلطانِ رسل

تنویرِ خدائے عزّ و جلّ شاہِ دوسرا سلطانِ رسل
سلطانِ بلادِ روئے زمیں محبوبِ خدا سلطانِ رسل

مذکور ہے قرآں کے اندر اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر
کوثر کا تمہارے رب نے تمہیں مختار کیا سلطانِ رسل

پڑھتے ہیں عقیدت سے مومن جب لا الٰہ الا اللہ
عشاقِ محمدؐ کہتے ہیں بے ساختہ "یا سلطانِ رسلؐ!"

رزّاق ہے ربّ، خلّاق ہے ربّ، تم رزقِ خدا کے قاسم ہو
واللہ جہاں پرور ہو تمھی، تم جگ داتا سلطانِ رسل

حور و ملک و جن و انسان سیراب ہیں آپ کے در سے سوا
ہیں نہر عطا، بحرِ رحمت، دریائے سخا، سلطانِ رسل

افلاک کے ہر دروازے پر مامور تھے ذیشان پیغمبرؑ
تھے عرشِ الٰہی پر مہماں محبوبِ خدا سلطانِ رسل

ہے "سورۂ نور" تری صورت "والشمس" ہے چاند سا رُخ تیرا
"واللّیلِ اِذا یَغشیٰ" ہیں ترے گیسوئے دوتا سلطانِ رسل

"یٰسٓ" ہیں لب "طٰہٰ" چہرہ، قد "قاف" "الم نشرح" سینہ
اوقاف کا تیرے مجموعہ قرآں سارا سلطانِ رسل

رندانِ حرم کو خوشخبری مستوں کو مبارک بادہ کشی
تسنیم و طہورِ خُلد کے ہیں ساقی بخدا سلطانِ رسل

سیلاب بکف ہے بحرِ فنا، ہے بادِ مخالف ہوش رُبا
طوفانِ بلا سے پار کرو بیڑا میرا سلطانِ رسل

سورج کی تپش میں آئی کمی، ٹھنڈی ہوئیں آنکھیں اُمت کی
آئی جو تمہارے دامن کی محشر میں ہوا سلطانِ رسل

اعزاز و شرف منجانبِ رب اب تک یہ کسی کو بھی نہ ملا
اللہ غنی حاصل ہے تمہیں جو عز و علا سلطانِ رسل

ان پر بھی ہو چشمِ لطف و کرم ان کو بھی دکھا دو ارضِ حرم
ہیں گنبدِ خضریٰ سے اب تک جو لوگ جدا سلطانِ رسل

ساانِ شفاعت ہو جائے بخشش کا وسیلہ ہاتھ آئے
روضہ میں طلب فرما کے سُنیں گر نعتِ ضیاؔ سلطانِ رسل

نعت

وقفِ سلام ہیں مدام لاکھوں غلام یا رسولؐ
لیجیے غم نصیب کا اپنے سلام یا رسولؐ

عرشِ خدا ہے آپ کا خاص مقام یا رسولؐ
آپ ہیں رحمتِ دوام، رحمتِ عام یا رسولؐ

میرِ حجاز آپ ہیں ساقیٔ کوثر و طہور
بادہ کشوں کو دیجیے جام پہ جام یا رسولؐ

جن و بشر، ملک، رسل کون وہاں گزر سکے
جبکہ "مقامِ محمود" ہے تیرا مقام یا رسولؐ

خُلد بکف جناں مثال ہیں بخدائے لایزال
تیری حریمِ ناز کے سب در و بام یا رسولؐ

تو ہے رسولِ کامیاب، خلق ہے تجھ پہ انتخاب
رشد و ہدایتِ جہاں ہے ترا کام یا رسولؐ

دل میں ہے خوفِ پُل صراط، سر پہ ہے بارِ معصیت
اپنے گناہگار کو لیجیے تھام یا رسولؐ

سوئے مدینہ لے چلا، جلوۂ حق نما دکھا
محوِ غمِ فراق ہیں تیرے غلام یا رسولؐ

معنیٔ مصحفِ خدا تیری زباں کی بول چال
وحیٔ خدا ہے لا کلام تیرا کلام یا رسولؐ

آپ کی عظمتِ کمال اس کے سوا بیاں ہو کیا
عرشِ عظیم آپ کے ہے تہِ گام یا رسولؐ

اس کو قبول کیجیے، حسن کے دعا میں دیجیے
نذرِ عقیدتِ ضیاؔ ہے یہ سلام یا رسولؐ
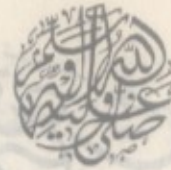
تیز تر ہے گردشِ دوراں، اغثنی یا رسولؐ
زندگی ہے اب وبالِ جاں، اغثنی یا رسولؐ

سیرتِ اقدس کا ذہنوں میں نہیں کوئی خیال
طاقِ نسیاں میں ہے اب قرآں، اغثنی یا رسولؐ

دین کی تجدید اور احیائے ملّت کے لیے
کچھ نظر آتے نہیں ساماں، اغثنی یا رسولؐ

قلبِ بوبکرؓ و عمرؓ کی روشنی دے دیجیے
نور بخشِ دیدۂ عثماںؓ، اغثنی یا رسولؐ

پھر ہمیں درکار ہیں یا جذبۂ روحِ حسینؓ
فاتحِ خیبر، شہِ مرداں، اغثنی یا رسولؐ

بوذرؓ و سلماںؓ کی پھر ہم کو ضرورت پڑ گئی
پیشوائے بوذرؓ و سلماںؓ، اغثنی یا رسولؐ

دستگیری کیجیے للہ! آقائے رسل
ختم ہے جینے کا ہر امکاں، اغثنی یا رسولؐ

آپؐ ہی سے التجا ہے اُمّتِ ناشاد کی
آپؐ ہیں مجموعۂ احساں، اغثنی یا رسول

اے خدا، صاحبِ معراج کی رحمت کا طفیل
بزمِ "قوسین" کے نوشاہؐ کی عظمت کا طفیل

جن کو معراج کی توفیق عطا کی تو نے
ان کے اعزاز و شرف ان کی وجاہت کا طفیل

شبِ معراج کے انوار کا صدقہ یارب!
اس حسیں رات کی پاکیزہ بشارت کا طفیل

کعبہ سے مسجدِ اقصیٰ کے سفر کا صدقہ
بیتِ اقصیٰ میں محمدؐ کی امامت کا طفیل

آئے جبریلِ امیں جن کو بُلانے کے لیے
تیری اس رحمت و رافت، تری دعوت کا طفیل

جن کو بھیجا گیا جنّت کے گلستاں سے بُراق
اس براقِ شہِ کونین کی قسمت کا طفیل

کی جنھوں نے شبِ اسرا چمنِ خُلد کی سیر
اُن کی اس مکرمت و عزت و عظمت کا طفیل

اے خدا، صاحبِ معراج کی الفت دے دے
شبِ اسرا کی ہر اک رحمت و عزت کا طفیل

اپنا تو نے جنھیں بے پردہ دکھایا دیدار
حق نگر اُن کی نظر، اُن کی بصارت کا طفیل

بخش دے اہلِ محبت کے معاصی سارے
اے خدا، صاحبِ معراج کی عظمت کا طفیل

زُہد و ایماں ہو عطا، طاعت و تقویٰ ہو عطا
مصطفیٰؐ صاحبِ قرآں کی رسالت کا طفیل

دُور کر، ہم سے تہی دستی و افلاس، کریم!
اپنی شانِ کرم و رحمت و رافت کا طفیل

دولتِ صدق و صفا ہم کو عنایت فرما
اپنے صدیقِ مکرمؓ کی صداقت کا طفیل

ہم ہیں مظلوم، مظالم سے اماں دے ہم کو
اپنے فاروقِ معظمؓ کی خلافت کا طفیل

دے ہمیں حلم و حیا، تزکیۂ نفس کا شوق
بہرِ عثمانِ غنیؓ اُن کی سخاوت کا طفیل

زورِ بازو ہمیں دشمن کے مقابل دے دے
شیرِ یزداںؓ، شہِ مرداں کی شجاعت کا طفیل

ہے ضیا عاصی و ناکارہ و خاطی، مجرم
بخش دے اس کو خدا، اپنی ہی رحمت کا طفیل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شاہدِ عرشِ معلّیٰ، مدنی ماہ ہو تم
یا نبیؐ! حجلۂ قوسین کے نوشاہ ہو تم

تاجدارانِ دو عالم ہیں تمھارے محتاج
بزمِ امکاں کے ازل ہی سے شہنشاہ ہو تم

جملہ مخلوقِ الٰہی سے ہو ارفع، اعلیٰ
بعد اللہ کے جو کچھ بھی ہو، واللہ ہو تم

تم پہ آئینہ ہے عالم کی حقیقت ساری
حق نگر، حق کے ہو محبوب، حق آگاہ ہو تم

آئنہ غیب و شہادت کے ہیں تم پر اسرار
کون سی چیز ہے، جس سے نہیں آگاہ ہو تم

عطرِ مجموعۂ خوبی ہو ز سر تا بقدم
صاحبِ حسن و جمال و شرف و جاہ ہو تم

مطمئن ہیں غمِ عقبیٰ سے گنہگار تمام
اپنی امت کے مددگار جو ہر گاہ ہو تم

"لیلۃ القدر" میں انوارِ خدا کا ہے ظہور
جلوہ افروز جو اے چاند! شبِ ماہ ہو تم

مغفرت حشر میں ہو جائے گی ان شاء اللہ
اے ضیاؔ مدح نگارِ شہِ ذی جاہ ہو تم

ہمدمو! حالتِ مہجور تمھیں کیا معلوم
دل میں یادِ اُن کی ہے مستور تمھیں کیا معلوم

قدسیو! شافعِ محشر کا ہے سر پر دامن
یہ گنہگار ہے مغفور تمھیں کیا معلوم

ہے غمِ ہجرِ نبیؐ چارہ گرو! شاق مجھے
داستانِ دلِ رنجور تمھیں کیا معلوم

ان کے سائے کو نہ پاؤ گے تم اے شمس و قمر
ہیں وہ سر تا بہ قدم نور تمھیں کیا معلوم

قافلے والو! مدینے کے بیاباں کی قسم
میں ہوں دیوانہ بدستور تمھیں کیا معلوم

تابشیں ہیں مدنی چاند کی قندیل بکف
سینہ ہے جلوہ گرِ طور تمھیں کیا معلوم

میرے آقا کو ہیں معلوم ارے بے خبرو
راز ہیں دل میں جو مستور تمھیں کیا معلوم

وقفِ تبلیغِ ولائے شہِ دیں ہوں اے دوست
میں ہوں اس کام پہ مامور تمھیں کیا معلوم

نگہِ ساقیِ کوثر کا ہے آنکھوں میں خمار
محتسب کیوں ہوں میں مخمور تمھیں کیا معلوم

رہروِ راہِ مدینہ ہو تم اے دوست مگر
ہے ضیاؔ بیکس و مجبور تمھیں کیا معلوم

یوں وصفِ مصحفِ رخِ تاباں کریں گے ہم
وقتِ سحر تلاوتِ قرآں کریں گے ہم

وصفِ جمالِ خسروِ خوباں کریں گے ہم
تازہ ثنائے شاہؐ سے ایماں کریں گے ہم

سیرِ بہارِ گلشنِ فاراں کریں گے ہم
دامن کو اپنے خلد بداماں کریں گے ہم

آئے گی راس گردشِ قسمت مآلِ کار
اک دن طوافِ کعبۂ یزداں کریں گے ہم

فوراً ہمارے پتے پہ آجائیں گے حضورؐ
رہ کر جو التجا سرِ میزاں کریں گے ہم

کلیاں چنیں گے گلشنِ شاہِ حجازؐ سے
باغ و بہار پھولوں سے داماں کریں گے ہم

ارماں یہ ہے رضائے الٰہی کے واسطے
ہر دم ستائشِ شہِ خوباں کریں گے ہم

رازِ حقیقتِ شرفِ شانِ مصطفٰےؐ
ہر بزم و انجمن میں نمایاں کریں گے ہم

شاکر ہیں سرگزشتِ مقدر پہ آج تک
ترا گلہ نہ گردشِ دوراں کریں گے ہم

دل کو ضیا بنائیں گے ہم کعبۂ مراد
دل میں حسینِ عرش کو مہماں کریں گے ہم

نعت

زائر جو آستانۂ خیر الوریٰ کے ہیں
مقبولِ بارگاہ وہ ربّ العلا کے ہیں

مسند نشیں وہ مسندِ عرشِ علا کے ہیں
سلطاں مقامِ "حمد" و مقامِ "دنا" کے ہیں

امیدوار ہم کرمِ کبریا کے ہیں
عاشق رسولِ پاکؐ کے بندے خدا کے ہیں

طورِ نظر ہیں مکہ، مدینہ کی تابشیں
جلوے ضیا فروزِ شہِ دوسراؐ کے ہیں

ہیں جو نجوم و شمس و قمر کی نگاہ میں
اصحابؓ باصفا یہ رسولِ خدا کے ہیں

ہر دم انہیں غریبوں، غلاموں کی لاج ہے
مونس ہیں بیکسوں کے سہارا گدا کے ہیں

سجدے کیے ہیں تاجورِ عرش نے یہاں
انجمِ فلک ہیں ذرے جو غارِ حرا کے ہیں

محشر میں ہیں چھپائے ہوئے ہر غلام کو
دامن جو نیچے نیچے تمہاری قبا کے ہیں

ہیں چاند تارے عارضِ والشمس پر نثار
متوالے مہر و ماہ رخِ والضحیٰ کے ہیں

محشر میں عاصیوں کو نویدِ نجات ہے
انعام سب یہ شافعِ روزِ جزا کے ہیں

قدسی جو پڑھ رہے ہیں حضورِ شفیعِ حشر
اشعارِ نعت سب یہ بیاضِ ضیا کے ہیں!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے عرش کی تابش رخِ زیبائے نبیؐ میں
مچلے ہوئے جلوے ہیں تجلائے نبیؐ میں

گم کردۂ منزل ہوں میں سودائے نبیؐ میں
اے خضر! مجھے ڈھونڈ لے صحرائے نبیؐ میں

ہو جائے وہ محبوبؐ کے روضہ پہ تصدق
جذبہ ہے یہ ہر عاشق و شیدائے نبیؐ میں

تھی انجمن صبحِ ازل جس سے منور
ہے نور وہی تابشِ سیمائے نبیؐ میں

ہر پھر کے ہے صحرائے حرم میں ہی نہیں بس
ہے جوشِ جنوں بادیہ پیمائے نبیؐ میں

بے نطق ہر اک شے متکلم نظر آئی
یہ معجزے دیکھے لبِ گویائے نبیؐ میں

کیوں خلد بداماں نہ ہوں رندانِ مدینہ
حل کوثر و تسنیم ہیں صہبائے نبیؐ میں

دربانِ حرم محو ہیں، مشغول ہیں قدسی
ذکرِ شرفِ ناصیہ فرسائے نبیؐ میں

ہے مطلعِ انوارِ الٰہی، تنِ اطہر
سائے کا ہے کیا ذکر سراپائے نبیؐ میں

ہیں جبریلؑ امیں مصروف جلووں کی نچھاور میں
تجلی ہی تجلی ہے شبِ اسرا جہاں بھر میں

پئے پیغامِ وصلِ حضرتِ حق قلبِ اطہر میں
ہوئے جبریلؑ حاضر خواب گاہِ بندہ پرور میں

شبِ اسریٰ کا دولہا عازمِ عرشِ معلیٰ ہے
براقی صف بصف، تسبیح خواں ہیں راستہ بھر میں

ابھی نکلے ہی تھے جبریلؑ بابِ امِ ہانی سے
حرم سے قدس تک پہنچا براقِ شاہؐ دم بھر میں

تھے حاضر مسجدِ اقصیٰ کے اندر انبیاءؑ سارے
پڑھا سب نے دوگانہ اقتدائے بندہؐ پرور میں

شبِ اسریٰ یہ معراجِ تقرب اے تعالی اللہ
شہِ کون و مکاں مہماں ہوئے اللہ کے گھر میں

شرف بخشا گیا یوں خلوتِ قوسین کے اندر
ہوا گم نورِ قندیلِ حرم، مہرِ منور میں

ضیاؔ یہ شان ہے میری غلامانِ پیمبرؐ میں
لکھا ہے نام ازل سے خسروِ خوباں کے دفتر میں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مدحتِ محبوبِ رحمٰن بے زباں میں کیا کروں — وصفِ ممدوحِ دو عالم کچھ بیاں میں کیا کروں

محوِ غم ہوں، شکوۂ دردِ نہاں میں کیا کروں — تم ہو واقف یا نبیؐ! تم سے بیاں میں کیا کروں

خود ہے مداحِ محمدؐ، خالقِ حسن و جمال! — نعتِ پاکِ سرورِ کون و مکاں میں کیا کروں

عشقِ محبوبِ خدا ہے حاصلِ رودادِ زیست — عشق کی اپنے مرتب داستاں میں کیا کروں

رحمۃ للعٰلمینؐ سے بھیک ملتی ہے مجھے — ہوں گدا، لے کر متاعِ دو جہاں میں کیا کروں

پھول ہیں دشتِ حرم کے خار آنکھوں میں مری — شکریہ! اے خضر! اسیرِ گلستاں میں کیا کروں

ہے جمالِ مصطفیٰؐ سے رونقِ دنیائے حسن — ہم نفس تعریفِ خوبانِ جہاں میں کیا کروں

ساقیٔ کوثر! مئے تسنیم آنکھوں سے پلا! — خواہشِ جامِ شرابِ ارغواں میں کیا کروں

روضۂ پرنور ہے فردوسِ عشاقِ حبیبؐ — آرزوئے گلشنِ خلد و جناں میں کیا کروں

کیوں مدینہ کا ضیاؔ پر راستہ مسدود ہے
میرے خواجہؒ لے مرے غوثؒ اماں میں کیا کروں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

غمِ دوری میں ہم افسردہ دل آنسو بہاتے ہیں
وطن سے سوئے کعبہ قافلے جب حج کو جاتے ہیں

مسرت کے ترانے بزم میں احباب گاتے ہیں
مبارکباد دیتے ہیں انہیں جو حج کو جاتے ہیں

مدینہ کو جو عشاقِ نبیؐ کعبہ سے جاتے ہیں
فرشتے ہر قدم پر راہ میں آنکھیں بچھاتے ہیں

مبارکباد دیتے ہیں انہیں عرفات کے ذرے
مدینہ کی زمیں بوسی کو جو حج کر کے جاتے ہیں

نسیمِ خلد کے جھونکے سحر کی چھاؤں میں ہر دم
جناں سے پھول برساتے ہوئے طیبہ کو آتے ہیں

بجا لاتے ہیں ہر شام و سحر خدماتِ دربانی
ملک عرشِ علیٰ سے گنبدِ خضریٰ میں آتے ہیں

نبیؐ کا روضۂ اقدس وہ روضہ ہے جہاں آکر
سلامی کو ملک، جن و بشر سب سر جھکاتے ہیں

ہمیں بھی اے خدا! مکہ مدینہ میں طلب فرما
ترے دربار میں دستِ دعا ہم بھی اٹھاتے ہیں

ہمیں دے ہمتِ حج تا مدینہ ہم کو پہنچا دے
تری شانِ کریمی سے سکوں محتاج پاتے ہیں

شہِ دوسرا کے جمال کو ہے یہ ناز میں وہ جمال ہوں
کہ جہانِ حُسن میں تا ابد فقط آپ اپنی مثال ہوں

یہ گلیم فقر مرے لیے ہے بجائے خلعتِ خسروی
میں گدائے کوئے حبیبؐ ہوں میں دعائے دستِ سوال ہوں

رخِ ساقیٔ عجم و عرب، ہے مری نگاہ میں روز و شب
مرا دل ہے میکدۂ جناں، میں وہ مستِ جامِ وصال ہوں

ہوں قتیلِ بدر کے چاند کا ہوں شہیدِ ابروئے مصطفیٰؐ
کبھی شکلِ ماہِ تمام ہوں کبھی ہم شبیہِ ہلال ہوں

بخدا! ازل میں ملائکہ مرے آگے سر بسجود تھے
مرا سینہ عرش قرینہ ہے، میں بشر فرشتہ خصال ہوں

زرِ گل سے دامن بے نوا ہے چمن بکف، ہے جہاں نشاں
ہوں وہ سائلِ درِ مصطفےٰؐ کہ رہینِ جود و نوال ہوں

مری زندگی، مرا مدعا ہے فقط غلامیٔ مصطفیٰؐ!
میں ضیاؔ غلامِ صہیبؓ ہوں سگِ بارگاہِ بلالؓ ہوں

رونقِ بزم جو سرکارؐ نظر آتے ہیں
ہر طرف عرش کے انوار نظر آتے ہیں

اے مسیحائے دو عالم! تری رحمت کے نثار
کتنے اچھے ترے بیمار نظر آتے ہیں

جلوۂ حُسن میں گم ہیں بشر و جن و ملک
انبیاء آئنہ بردار نظر آتے ہیں

دشتِ فاراں سے دیوانے ترے جائیں کہاں
سامنے خلد کے گلزار نظر آتے ہیں

اہلِ تقویٰ کا ہے مجمع لبِ تسنیم و طہور
مست و مدہوش یہ میخوار نظر آتے ہیں

جلوۂ روئے مبیں کا ہے تصور ہر دم
مضطرب شائقِ دیدار نظر آتے ہیں

مدنی چاند ترے حسن کے متوالے تمام
نشۂ عشق میں سرشار نظر آتے ہیں

ترے عشاق تمام اے شہِ خوبانِ جہاں
عاشقِ ایزدِ غفار نظر آتے ہیں

زائرِ شوق کو ہو جاتی ہے معراج نصیب
جب ترے روضہ کے مینار نظر آتے ہیں

اللہ اللہ یہ شہا ہے ترا اعجازِ نظر
منکشف غیب کے اسرار نظر آتے ہیں

رنگِ نعتِ شہِ بطحا ہے پسِ پردہ ضیاؔ
لاکھ سادہ مرے اشعار نظر آتے ہیں!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خلد مکیں، حرم مکاں! بھر دو ہماری جھولیاں
اے شہِ عرش آستاں بھر دو ہماری جھولیاں

سرورِ بزمِ انس و جاں! بھر دو ہماری جھولیاں
مالکِ ارض و آسماں! بھر دو ہماری جھولیاں

حاضرِ بارگاہِ نور آج ہیں بے نوا حضورؐ
بہرِ خدا سنو فغاں! بھر دو ہماری جھولیاں

ہم ہیں گدائے ناتواں! ہم ہیں فقیر خستہ جاں
تم ہو معینِ بے کساں! بھر دو ہماری جھولیاں

در سے تمہارے یا نبیؐ! پلتے ہیں نیک و بد سبھی
تم ہو امامِ مرسلاں! بھر دو ہماری جھولیاں

رہ کے تمہارے در سے دور ہم سے فقیر یا حضورؐ
بھیک طلب کریں کہاں! بھر دو ہماری جھولیاں

دیتے ہو اپنے ہاتھ سے شاہ و گدا کو بھیک تم
ہم پہ بھی ہو کے مہرباں! بھر دو ہماری جھولیاں

آپؐ کی بزم میں غلام آئے ہیں سب لیے سلام
سن لو سلامِ بیکساں! بھر دو ہماری جھولیاں

غم سے اداس آئے ہیں، آپؐ کے پاس آئے ہیں
لو نہ ہمارا امتحاں! بھر دو ہماری جھولیاں

مانگنے بھیک آئے ہیں، دستِ طلب بڑھائے ہیں
سرورِ دیں، شہِ زماں! بھر دو ہماری جھولیاں

پھیر دو ہمیں نہ خالی ہاتھ، دیکھو ذرا کرم کے ساتھ
قاسمِ رزقِ دو جہاں! بھر دو ہماری جھولیاں

آپ گدا نواز ہیں، آپ شہِ حجاز ہیں
سن لو ہماری داستاں! بھر دو ہماری جھولیاں

مثلِ ضیاؔ فقیر سب کہتے ہیں شہ سے روز و شب
ہم ہیں گدائے آستاں بھر دو ہماری جھولیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے پردہ حسینِ عرش نشیں جلوے جو دکھائے جاتے ہیں
لمعاتِ چراغِ طور مری آنکھوں میں سمائے جاتے ہیں

نوشاہِ حرم، سلطانِ امم، مہمان بلائے جاتے ہیں
ہے عرش کی آئینہ بندی، افلاک سجائے جاتے ہیں

فردوس سے بادل اٹھ اٹھ کر کونین پہ چھائے جاتے ہیں
رم جھم، رم جھم کعبہ میں ہے جھالے برسائے جاتے ہیں

لب تشنہ برابرِ محشر سے جنت میں جو آئے جاتے ہیں
کوثر کے پیالے ساقی کی آنکھوں سے پلائے جاتے ہیں

کعبے سے مدینہ کی جانب مے نوش پھر آئے جاتے ہیں
ساقی کے حریمِ ناز میں پھر میخانے لٹائے جاتے ہیں

دامن سے گناہوں کے دھبے رو رو کے مٹائے جاتے ہیں
ہم دیدۂ تر سے روزِ جزا آنسو برسائے جاتے ہیں

جلوے جو نظر سے پنہاں ہیں، جگنو جو دکھائے جاتے ہیں
انوارِ شبِ اسرا ہیں ضیاؔ سب خندہ پا جاتے ہیں

نعت

جناں میں داخلے کا مستند پروانہ لائے ہیں
ہم اپنے ساتھ رضواں جلوہ جانانہ لائے ہیں!

متاعِ جاں پئے نذرِ درِ جانانہ لائے ہیں
ہم ان کی جلوہ گاہِ ناز میں نذرانہ لائے ہیں

سرِ محشر "لوا الحمد" ہے دستِ محمدؐ میں
فرشتے عرش سے یہ پرچم شاہانہ لائے ہیں

لبِ تسنیم زاہد! ساقیٔ کوثر کی محفل میں
چھپا کر زیرِ داماں شیشہ و پیمانہ لائے ہیں

بنا دیتے ہیں دل کو عرشِ ربّ وہ اپنے جلووں سے
سنانے دردِ دل کا ہم جنھیں افسانہ لائے ہیں

انھیں بھی جامِ کوثر دے کوئی اے ساقیٔ کوثر
جو زندانِ حرم کو جانبِ میخانہ لائے ہیں

مدینہ میں عطا کر دیجیے دو گز زمیں شاہا
درِ دولت پہ ہم یہ عرضِ درویشانہ لائے ہیں

بھرا ہے گوہرِ اشکِ رواں سے دامنِ ہستی
مقدر کا ہم اپنے ساتھ آب و دانہ لائے ہیں

سنانے کو شبِ اسرا کے نغمے مرغِ سدرہ سے
عنادل مانگ کر سوزِ دلِ پروانہ لائے ہیں

قبول اے کاش ہو ان کا سلامِ عاجزانہ بھی
جو محبوبِ خدا کی بزم میں نذرانہ لائے ہیں

عجب کیا نورِ حق سے ہو شبِ تارِ لحد روشن
ضیاؔ دل میں سمو کر جلوۂ جانانہ لائے ہیں!

عیدِ شبِ اسرا کے نغمے دن رات جو گائے جاتے ہیں
لو شاہِ ہدیٰ "دنا" تا بزمِ "دنا" حق تک لے جاتے ہیں

وَالّیلِ اِذَا یَغْشٰی پڑھ کر کہتے ہیں "قُم فَقُم" روح الامیں
سرکار جو خوابِ ناز میں ہیں اس طرح جگائے جاتے ہیں

پیاری ہے شبِ اسرا ہی وہ شب ملتے ہیں خدا سے شاہِ عرب
پردے ہیں نیاز و ناز کے جو اس رات اٹھائے جاتے ہیں

اے صلِّ علیٰ یہ شانِ کرم، ہیں مائلِ جرم و عصیاں ہم
محبوبِ خدا بخشش کی دعا لیکن فرمائے جاتے ہیں

مذکور ہے قرآں کے اندر اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر
کثرت سے عطا اعزاز و شرف ان کو فرمائے جاتے ہیں

مشتاقِ زیارت کو لپنے بے پردہ وہ شاید خود دیکھیں
ہم روضۂ انور کے پردے آنکھوں سے لگائے جاتے ہیں

ٹوٹے ہوئے دل کے نالوں کو سنتے ہیں سدا سلطانِ کرم
ناکام تمنائے پیہم وہ کام بنائے جاتے ہیں

اے ساقیٔ کوثر کاش کبھی جنت سے ضیاؔ تک پہنچا دے
تسنیمِ جناں کے جو چھینٹے رندوں پہ اڑائے جاتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ کس کا آئینہ بردار ہوں میں — سراپا مطلعِ انوار ہوں میں
فدائے ایزدِ غفار ہوں میں — گدائے سیّدِ ابرار ہوں میں
جمالِ صورتِ حُسنِ آفریں کا — عجب حسنِ ابد آثار ہوں میں
لبِ جبریلؑ پر ہے یہ ترانہ — "نبیؐ کا غاشیہ بردار ہوں میں"
ابوالقاسمؐ ہیں سلطانِ دو عالم — غریب و بیکس و نادار ہوں میں
نہیں مجبور میں اے دنیا والو — غلامِ احمدِ مختار ہوں میں
عرب کے چاند نے قسمت جگادی — رہینِ طالعِ بیدار ہوں میں
نظر ہے دشت میں سوئے مدینہ — ہوں دیوانہ مگر ہشیار ہوں میں
خطا پوشِ جہاں ہیں آپ آقا — خطا پیشہ ہوں، عصیاں کار ہوں میں
میں اچھا ہوں، نصیب اچھا ہے میرا — مریضِ سیّدِ ابرار ہوں میں!
ہوں محبوبِ خدا خود ناخدا جب — بھنور میں ناؤ ہو تو پار ہوں میں
ہے اتنی التجا مرنے سے پہلے — شہا! پھر حاضرِ دربار ہوں میں

ضیاؔ ہے طورِ سینا میرا سینہ
گدائے سرورِ ابرار ہوں میں!

نعت

سجدۂ قرب کا سرور لوحِ جبیں نہ پائے کیوں
سر کو درِ حبیبؐ سے سائلِ در اٹھائے کیوں!

دیکھ کے سبز باغِ خلد نفس فریب کھائے کیوں
چھوڑ دے یہ گدائے عشق شہؐ کی محلسرائے کیوں

شانِ مدینۂ حبیبؐ، خلد کو ہے کہاں نصیب
زائرِ روضۂ رسولؐ سوئے بہشت جائے کیوں

تم ہو حسین و خوش جمال، تم ہو حبیبِ ذوالجلال
تم سے جہانِ حسن و عشق اوج و شرف نہ پائے کیوں

بیٹھ گیا ہو تھک کے جو رہگزرِ حبیبؐ میں
ٹھوکریں دربدر کی روز خاک نشیں وہ کھائے کیوں

راحتِ جانِ انس و جاں، آپؐ ہیں جانِ دو جہاں
آپؐ کی جاں کی قسم آپؐ کا رب نہ کھائے کیوں

گنبدِ سبز کی بہار دیکھی ہو جس نے بار بار
آنکھ وہ زائرِ حرم سوئے جناں اٹھائے کیوں

روزِ جزا حضورؐ ہوں خود مرے دستگیر جب
پائے ثباتِ ناتواں حشر میں ڈگمگائے کیوں

حالتِ دلِ شکستگاں ہے شہِ دیں پہ سب عیاں
شکوۂ دوریٔ حجاز کوئی زباں پہ لائے کیوں!
منکرِ عظمتِ رسولؐ! بے ادبی کا حشر دیکھ
خوفِ عذابِ نار سے حشر میں ہائے ہائے کیوں
سینہ مدینہ ہے کبھی، وادیٔ سینا ہے کبھی
بدر کے چاند سے ضیاؔ نور و ضیا نہ پائے کیوں

مضطرب اس دورِ بد میں ہے ضیائی یارسولؐ
وقفِ آہ و نالہ ہیں ہر دم فدائی یارسول
سُنیے اب للہ امت کی دہائی یارسول
بیکسوں کی کیجیے مشکل کشائی یارسولؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ازل سے تم ہوئے نوشاہ خوباں ان حسینوں میں
تمھیں کہتے ہیں قدسی عرش کے مسند نشینوں میں
حبیب ایسے کہ ہو تو سین، و کے خلوت گزینوں میں
حسیں ہو وہ کہ ہو بے مثل و یکتا سب حسینوں میں
نبی ہیں چاند تارے سارے افلاکِ نبوت کے
مگر تم آفتابِ حسن ہو ان مہ جبینوں میں
بہشتِ رنگ و بو ہیں وادیاں مکہ مدینہ کی
نظر آتی ہے جنتِ خلد بر کف ان زمینوں میں
خدا نے آتشِ دوزخ حرام ان پر ہے فرمائی
ولائے مصطفٰیؐ کی آگ ہے جن پاک سینوں میں
معطر فاطمی کلیاں ہیں خوشبوئے محمدؐ سے
شمیمِ عطرِ گل ہے آلِ زہرؓا کے پسینوں میں
ہیں غوثؒ و خواجہؒ مہر و ماہ خورشیدِ رسالت کے
ہے ضو شمس و قمر کی قادری چشتی نگینوں میں
چراغِ وادیٔ سینا ہے ہر داغِ دلِ مومن
ہے شمعِ روضۂ پرنور کی تابش جبینوں میں
حریفانِ حدیثِ مصطفٰیؐ میں کینہ ور کتنے
زباں پر کلمہ ہے رکھتے ہیں چھریاں آستینوں میں

مدینہ کے حسیں پھولوں سے ہے جنت بکف دامن
ضیاؔ ہم ہیں گلستانِ نبیؐ کے خوشہ چینوں میں

نعت

مجمع البحرینِ احسان، عینِ فضل و جود ہیں
آپ بحرِ معرفت کے گوہرِ مقصود ہیں

یا محمدؐ! آپ احمدؐ، حامد و محمود ہیں!
آپ کے مداح سارے فرخ و مسعود ہیں

آپ ازل سے تاجدارِ مسندِ محمود ہیں
امتی سارے سعادت یاب ہیں مسعود ہیں

خلق والا کو کہا قرآن نے "خلقِ عظیم"
آپ کے اعجاز اور اوصاف لامحدود ہیں

لطفِ رب سے آپ ہیں خیر البشر خیر الوریٰ
آپ محبوبِ خدا ہیں، بندۂ محمود ہیں

راہِ طیبہ سے قدم اب تک ہے جو نا آشنا
راستے اس پر ریاضِ خلد کے مسدود ہیں

آپ کی شانِ رسالت کی شہادت حق نے دی
آپ کے عاشق شہید و شاہد و مشہود ہیں!

دین و دنیا کی عطا ہوں نعمتیں شاہا! انہیں
آستانہ پر ترے زوار جو موجود ہیں

جن کا سینہ ہے مدینہ بدر کے انوار سے
ان کے دل پُر نور ہیں، وہ اے ضیا مسعود ہیں

نعت

مہ لقا، مہ جبیں، سیدالمرسلیں
تاجِ عرشِ بریں، سیدالمرسلیں

سرورِ انس و جاں، شاہِ کون و مکاں
تاجدارِ حسیں سیدالمرسلیں

آپ محبوبِ خلاقِ حسنِ ازل
آپ ہیں وہ حسیں سیدالمرسلیں

مالکِ کائناتِ جہاں آپ ہیں
سیدالمرسلیں سیدالمرسلیں

سرورِ انبیاء تاجدارِ رسل
بخدا ہو تمھی سیدالمرسلیں

کائناتِ جہاں میں خدا کی قسم
تم سا کوئی نہیں سیدالمرسلیں

آئنہ دارِ خلاقِ حسن و جمال
آپ ہیں بالیقیں سیدالمرسلیں

مضطرب آپ کی یاد میں ہے مدام
قلبِ اندوہگیں سیدالمرسلیں

دین و ملت کی جانب ہو چشمِ کرم
اے شہنشاہِ دیں سیدالمرسلیں

بے کسوں بے نواؤں کے روزِ جزا
ہیں نصیر و معیں سیدالمرسلیں

آپ کی یاد میں مضطرب صبح و شام
ہے ضیاءِ حزیں، سیدالمرسلیں

نعت

جدہ سے جو کعبہ کی جانب میخوارِ محمدؐ آتے ہیں
محمورِ نظارہ بہ ہوش نظر سرشارِ محمدؐ آتے ہیں

جب سوئے مدینہ کعبہ سے اخیارِ محمدؐ آتے ہیں
کہتے ہیں مبارک باد ملک، زوّارِ محمدؐ آتے ہیں

آیاتِ مبیں کی تابش سے کیوں ہو نہ دلِ مومن روشن
اس آئینے میں ضوبار نظر، رخسارِ محمدؐ آتے ہیں

واقف نہ ہوا، ہوگا نہ کوئی رازِ شہِ دیں سے تا بہ ابد
جز ذاتِ الٰہی کس کو نظر انوارِ محمدؐ آتے ہیں

حوریں ہوں سلامی کو حاضر آداب بجا لائیں غلماں
رضواں کو مبارک، شید لئے خود دارِ محمدؐ آتے ہیں

کیوں خضر و سکندر ہوں نہ بہم حیرانِ جمالِ خیرِ امم
آئینہ بداماں، آئینہ بردار محمدؐ آتے ہیں

مقبولِ خدا محبوبِ جہاں ہیں اس لیے سب اہلِ عرفاں
اللہ کے ان بندوں میں نظر کردارِ محمدؐ آتے ہیں

بن جاتے ہیں عرش کے وہ تارے آتے ہیں نظر وہ مہ پارے
جو ذرّے تہِ نعلین دمِ رفتارِ محمدؐ آتے ہیں

کرتے ہیں دعائیں رو رو کر یارب ابھیں مدفن بن جائے
بیمارِ محبت جب زیرِ دیوارِ محمدؐ آتے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ تابشیں ہیں محمدؐ کے ماہ پاروں میں
چمک ہے جن کی مہ و مہر میں ستاروں میں

ہے دلکشی وہی دشتِ حرم کے خاروں میں
جو رنگ ہے چمنِ خلد کی بہاروں میں

ادب سے کلمۂ طیب پڑھا ہوئے مومن
جو دیکھی قوتِ گفتار سنگپاروں میں

نگاہِ مست کا ساقی کی فیض کیا کہیے
سرورِ بادۂ کوثر ہے بادہ خواروں میں

خدا نے دی ہے مدینہ کو جلوہ سامانی
نگاہ محو ہیں فردوس کے نظاروں میں

ہے جب سے خلدِ نظر روضۂ رسولِ کریمؐ
ہے مغفرت کی بشارت گناہگاروں میں

ہوں اہلبیتؑ یا اصحابؓ یا امام و ولیؒ
یہ پھول سب ہیں محمدؐ کے گلعذاروں میں

فقیرِ بابِ حرم ہیں غنی و مستغنی!
درِ حضورؐ کے سائل ہیں تاجداروں میں

نبی، رسول ہیں سب مصطفیٰؐ کے مدح سرا
ہے ساری کائنات محمدؐ کے جاں نثاروں میں

جناں میں ساقیؐ کوثر کی آمد آمد ہے
مچی ہے دھوم سحر سے یہ میگساروں میں

بخیر خاتمہ ہونے کی دل کو ہے امید
ہم اے ضیاؔ ہیں نبیؐ کے ثناگاروں میں

شہِ انام حبیبِ خدا رسولؐ اللہ
ہیں آپؐ تاجورِ انبیاء رسولؐ اللہ

مقامِ عشق میں حق پر فدا رسولؐ اللہ
جہانِ حُسن میں خیرالوریٰ رسولؐ اللہ

حضورؐ آپ کے مداح سب نبیؑ و رسول
ہیں آپ امامِ صفِ انبیاء رسول اللہ

ہے کائنات کا ہر ذرہ آپؐ کا محکوم
ہیں آپؐ مالکِ ہر ماسوا رسولؐ اللہ

ہے جنبشِ لبِ جاں بخش میں حیاتِ دوام
ہے روضہ آپؐ کا دارالشفاء رسولؐ اللہ

ہو تم بشارتِ عیسیٰؑ ہو تم دعائے خلیلؑ
جہانِ حُسن کا تم مدعا رسولؐ اللہ!

ہیں آپؐ باعثِ تخلیقِ بزمِ کون و مکاں
ہیں آپؐ رازِ فنا و بقا رسولؐ اللہ

ہیں آپؐ صاحبِ خلقِ عظیم و شافعِ حشر
ہیں غم نصیبوں کے عقدہ کشا رسولؐ اللہ

ہیں دلفگاروں، غلاموں کے چارہ ساز حضورؐ
ہیں دردمندوں کے درد آشنا رسولؐ اللہ

گناہ گاروں کے عیبوں کو ڈھانکنے والے
شفیعِ عرصۂ روزِ جزا رسولؐ اللہ

ہیں ناتوانوں، ضعیفوں کے دستگیر حضورؐ
ستم رسیدوں کا ہیں آسرا رسولؐ اللہ

گدائے بابِ کرم کو نوازنے والے
معین و ناصرِ ہر بے نوا رسولؐ اللہ

غریب پرور و فریاد رسِ خدائی کے
سنو شکستہ دلوں کی صدا رسولؐ اللہ

غمِ فراقِ حرم میں ہیں بیقرار جو لوگ
بلائیے انھیں طیبہ میں یا رسولؐ اللہ

درِ حضورؐ پہ وقفِ سلام ہیں جو غلام
ہر اک کی سنیئے ہر اک التجا رسولؐ اللہ

تصدق اپنے غلامانِ حاضرِ در کا
نگاہِ لطف اِدھر بھی ذرا رسولؐ اللہ

فضائے گنبدِ خضرا سے جلوہ پاشی ہو
ضیاؔ ہے طالبِ نور و ضیا رسولؐ اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلام اے تاجدارِ عرش مسند یا رسولؐ اللہ
سلام اے سرورِ کل یا محمدؐ یا رسولؐ اللہ

سلام اے نورِ ربِ نورِ مجرد یا رسولؐ اللہ
سلام اے مطلعِ انوارِ ایزد یا رسولؐ اللہ

سلام اے ظلِ ذاتِ ربِ امجد یا رسولؐ اللہ
سلام اے حامد و محمود و احمد یا رسولؐ اللہ

سلام اے فخرِ موجودات اے مختارِ جزو کل
سلام اے نازشِ بزمِ اب و جد یا رسولؐ اللہ

سلام اے صاحبِ خُلقِ عظیم و رحمتِ عالم
سلام اے حاملِ اوصافِ بے حد یا رسولؐ اللہ

سلام اے خاتمِ پیغمبراں اے شافعِ امت
سلام اے سرو قصد رو سرآمد یا رسولؐ اللہ

سلام اے رحمۃؐ للعالمین اے نورِ یزدانی
سلام اے رازدارِ ذاتِ سرمد یا رسولؐ اللہ

سلام اے دستگیرِ ہر گدا اے مخبرِ صادق
سلام اے حاصلِ ہر پاک مقصد یا رسولؐ اللہ

سلامی کے لیے اُمت درِ رحمت پہ حاضر ہے
کرم ہے آپؐ کا امت پہ بے حد یا رسولؐ اللہ

سلام اپنے غلاموں کا سدا سرکار سنتے ہیں
بلا کر پیار سے نزدیکِ مرقد یا رسولؐ اللہ

سلامی کو ہزاروں اُمتی روضہ میں حاضر ہیں
زمیں بوسی ہزاروں کا ہے مقصد یا رسولؐ اللہ

غلامِ دور اُفتادہ بھی شائق ہے سلامی کا
دکھا دو اس کو اپنا سبز گنبد یا رسولؐ اللہ

شرف یابِ زیارت گرچہ پہلے ہو چکا ہوں میں
مگر شوقِ حضوری پھر ہے بے حد یا رسولؐ اللہ!

بُلا کر اپنے در پہ بھیک دے دو اپنے ہاتھوں سے
بھکاری کی سنو اپنے خوشامد یا رسولؐ اللہ

سیہ بختی مٹا دو تا غلافِ کعبہ پہنچا دو
ہے پھر حسرت کہ چوموں سنگِ اسود یا رسولؐ اللہ

دکھا دو ارضِ بیت اللہ کی پھر جلوہ سامانی
منور پھر ہو میرا طالعِ بد یا رسولؐ اللہ!

منیٰ، مزدلفہ و عرفات میں پھر باریابی ہو
میں دیکھوں پھر صفا مروہ کی سرحد یا رسولؐ اللہ

رواں ہو یہ گدا پھر بعدِ حج مکہ سے طیبہ کو
ہو فردوسِ نظر پھر سبز گنبد یا رسولؐ اللہ!

خیالِ قامتِ بالا کو طوبیٰ در نظر کر لے
[illegible] وہی قد یا رسول اللہ

کروں سجدے ادا بابُ السلام و بابِ رحمت پر
بناؤں غازۂ رخ خاکِ مرقد یا رسول اللہ

ادب سے جالیاں روضہ کی چوموں اپنی آنکھوں سے
کروں نظارۂ نورِ مجرّد یا رسول اللہ

تمنائے حضوری یہ مری مقبول فرما لو!
میں قرباں یا مؤیّد یا ممجّد یا رسول اللہ

رہے وقفِ سلام شوقِ دل ہو جذب آنکھوں میں
وہ نورانی کلس وہ سبز گنبد یا رسول اللہ

مصائب کا مظالم کا معاصی کا مداوا ہو
لبِ میم و رخِ میم مشدّد یا رسول اللہ

رہے محفوظ ملت حملہ ہائے غیر مسلم سے
بلائیں سب سرِ مسلم سے ہوں رد یا رسول اللہ

دعا فرمائیے اُمّت رہے اسلام پر قائم
عطا مسلم کو ہو امنِ مخلّد یا رسول اللہ

مجھے بھیک اپنے در کی دو بلا کر اپنے قدموں میں
گدا ہوں آپ کا ہوں نیک یا بد یا رسول اللہ

مدینہ کے لیے سینہ میں دل ہر دم تڑپتا ہے
مری بے تابیوں کی ہو چکی حد یا رسول اللہ

مری آہ و فغاں سنئے طلب فرمائیے مجھ کو
میں صدقے جاؤں یا محبوبِ ایزد یا رسول اللہ

سلام اپنے ضیائے مدح خواں کا پیار سے سنئے
حریمِ ناز سے ہو کر برآمد یا رسول اللہ

جوارِ کعبۂ عرش احترام دیکھ آیا
حرم کی صبح، مدینہ کی شام دیکھ آیا
حضورؐ آپ نے پہنچا دیا کہاں سے کہاں
غلام روضۂ خیر الانامؐ دیکھ آیا

نعت

نظامِ زیست ہے برہم ہمارا یا رسول اللہ
کرم فرمائیے ہم پر خدارا یا رسول اللہ

شہانِ دولتِ اسلامیاں ہیں منتشر بالکل
نہیں شرکت انہیں باہم گوارا یا رسول اللہ

مسلماں دہریت یا مغربیت کے پجاری ہیں
ترقی پر ہے تقلیدِ نصاریٰ یا رسول اللہ

شہا لادینیت لامذہبیت روز افزوں ہے
ہے نظمِ زہد و تقویٰ پارا پارا یا رسول اللہ

سرود و سینما خمر و زنا جزوِ مشاغل ہیں
وقارِ دیں ہے برباد سارا یا رسول اللہ

نمائش ہے جوئے بازی کی اسلامی ممالک میں
گھٹے بندوں ہے ملت کو خسارا یا رسول اللہ

غلامانِ حزیں خاطر شکستہ وقفِ شیون ہیں
کہیں کیا کس کو ہے کہنے کا یارا یا رسول اللہ

شفیع المذنبیں ہو رحمت للعلمین تم ہو
سنو یہ استغاثہ اب ہمارا یا رسول اللہ

پھنسی ہے بحرِ طوفاں آفریں میں ناؤ امت کی
نظر سے دور ہے کوسوں کنارا یا رسول اللہ

ہو محبوبِ خدا حاجت روائے ہر دو عالم ہو
ہو تم عرشِ خدا پر جلوہ آرا یا رسول اللہ

ہے کل مخلوق کی حاجت روائی کے لیے کافی
تمہارا ایک ادنیٰ سا اشارہ یا رسول اللہ

پناہِ دو جہاں ہو دو اماں اپنا لے اُمت کو
ردائے عافیت ہے پارا پارا یا رسول اللہ

ڈبو دو کشتیِ عصیاں کو آؤ ناخدا بن کر!
بہا دو قلزمِ رحمت کا دھارا یا رسول اللہ

بڑھائے پرچمِ اسلام کی تابش قیامت تک
لوار الحمد کا ہر چاند تارا یا رسول اللہ

ہیں مشتاقِ زیارت روضۂ انور کے شیدائی
کرا دو سبز گنبد کا نظارہ یا رسول اللہ

بنیں تارِ نظر میرے ستونِ عرشِ معلیٰ کے
نظر آئے جو روضہ کا منارا یا رسول اللہ

میسر مجھ کو دربانی اگر ہو آپؐ کے در کی
قدم کو میرے چومے تاجدارا یا رسول اللہ

یہ پاکیزہ تصور ہے، یہ مستحسن تمنا ہے
ہو فردوسِ نظر روضہ تمہارا یا رسول اللہ

ہیں افتخارِ دو عالم، محمدِ عربی — ہیں تاجدارِ معظم، محمد عربی

ابوالبشرؑ کی مناجات ہو گئی مقبول — بنے وسیلۂ آدمؑ، محمد عربی

ہر اک رسولؑ نے سلطانِ انبیاءؑ مانا — ہیں وہ رسولِ مکرم، محمد عربی

ہیں آپ شافعِ محشر، ہیں آپؐ ختمِ رسل — ہیں آپ سب سے مقدم، محمد عربی

عطا حضور کو "خلقِ عظیم" حق نے کیا — ظہورِ خالقِ اعظم، محمد عربی

تمھارے جسم کا سایہ نہ تھا عجب کیا ہے — کہ تم ہو نورِ مجسم، محمدِ عربی

ہیں بیکسوں کا سہارا، ہیں عاجزوں کے شفیق — ہیں بے نواؤں کے ہمدم محمد عربی

"مقامِ محمود" سے محشر میں یہ صدا گونجی — ہیں آپؐ شافعِ عالم، محمد عربی

فضائے خلق کو تنظیمِ نو کی حاجت ہے — نظامِ دہر ہے برہم، محمد عربی

درِ حرم سے جدا، دور ہے مدینہ سے — گدائے در کو ہے یہ غم، محمد عربی

غلام آپ کے ٹھکرا دیں "یا نبیؐ" کہہ کر — ملے جو سلطنتِ جم، محمد عربی

ہلالِ عرش ہیں "قوسین" کے ہیں مہ پارے — تمھارے ابروئے پُرخم محمد عربی

ضیا کی طرح ہیں مشتاقِ آستاں بوسی
گدائے بابِ کرم ہم محمد عربی!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے یہ رحمت اے سراپا شانِ رحمت آپؐ کی — خلد در آغوش ہے محشر میں امت آپؐ کی

ہے مسلّم مجلسِ خوباں میں عظمت آپؐ کی — اللہ اللہ اے حسینِ عرش رفعت آپؐ کی

"آیۂ میثاق" سے ثابت ہے عزت آپؐ کی — سب رسلؑ سب انبیاءؑ آقا ہیں امت آپؐ کی

ہے کلام اللہ میں مذکور عظمت آپؐ کی — مصطفیٰ! اللہ اکبر شان و عظمت آپؐ کی

خسروانِ دہر کرتے ہیں اطاعت آپؐ کی — ہے فضائے شش جہت زیرِ حکومت آپؐ کی

ہے خدائے ذوالکرم کو بھی محبت آپؐ کی — اے میں قرباں شکل ہے کیا خوبصورت آپؐ کی

زندگی میں اس کو ہوتی ہے زیارت آپؐ کی — جس مسلماں کو خدا دے دے محبت آپؐ کی

ہے عیاں "یحببکم اللہ" سے یہ عظمت آپؐ کی — فرض ہے اللہ والوں پر محبت آپؐ کی

نور کی سورت ہے وہ پُرنور صورت آپؐ کی — "والقمر" "والشمس" کی تفسیر طلعت آپؐ کی

منتظر مخلوق ہے روزِ قیامت آپؐ کی — یاد کرتے ہیں گنہگارانِ امت آپؐ کی

ہر رسالت سے معظم ہے رسالت آپؐ کی — اے خدا والے! خدا والی ہے امت آپؐ کی

ہر رسالت سے معظم ہے رسالت آپؐ کی — ہر شریعت سے ارفع تر شریعت آپؐ کی

ہے ضیائے حق، ضیائے حسن قامت آپؐ کی — مہرِ عالمتاب ہے مہرِ نبوت آپؐ کی

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دلکش وہ جمالِ رخِ تابانِ نبیؐ ہے
خود حُسنِ ازل شیفتۂ شانِ نبیؐ ہے

ہے رحمتِ حق سایہ فگن حشر میں سر پر
کیا اوج ہے، کیا شانِ غلامانِ نبیؐ ہے

ہے رفعتِ مینارِ حرم اوجِ دنا تک
یا عرشِ عُلا عرشۂ ایوانِ نبیؐ ہے

ہے سرخیٔ رودادِ جہاں نورِ محمدؐ
افسانۂ تخلیق بعنوانِ نبیؐ ہے

قرآں میں اللہ نے کھائی ہے قسم خود
قرباں یہی شان و شرفِ جانِ نبیؐ ہے

کونین کے مالک ہیں، خدائی کے ہیں مختار
سازِ ہمہ عالم سرو سامانِ نبیؐ ہے

کلمہ میں، تشہد میں، نمازوں میں اذاں میں
ہر نغمۂ توحید میں اعلانِ نبیؐ ہے

کیوں زاہدِ لب تشنہ! ہیں کوثر پہ نگاہیں
یہ میکدۂ بادہ گسارانِ نبیؐ ہے

لکھتا ہوں ضیاؔ نعتیں تو آتی ہیں صدائیں
ہر شعر حدیثِ لبِ حسّانِ نبیؐ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

انوارِ خدا تا ارضِ حرم گردوں سے سمٹ کر آتے ہیں
جلووں کی ہے بارش عالم میں، کونین کے سرورؐ آتے ہیں

ہر صبح نسیمِ جنت کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے چل کر
جنت کی بہاریں کرنے کو روضے پہ نچھاور آتے ہیں

ہے گنبدِ خضرا پر قرباں فردوسِ بریں، گلزارِ جناں
روضے میں نظر آئینہ بکف سب عرش کے منظر آتے ہیں

زرپاش ہیں ذرّے روضے کے، ہیں وقفِ گہر ریزی قدسی
چوکھٹ سے تری بے زر بکیں بن بن کے ابوذرؓ آتے ہیں

دیکھا سرِ میزاں آتے ہوئے سلطانِ مقامِ محمد کو جب
اک شور گنہگاروں میں اُٹھا، وہ شافعِ محشر آتے ہیں

اعزاز و وقارِ شاہانہ کملی کا ہے جن کی دیوانہ
وہ تاجِ شفاعت سر پہ رکھے، اوڑھے ہوئے چادر آتے ہیں

اعدا پہ یہ رحمت صلِّ علیٰ، طائف کی فضائیں شاہد ہیں
دیتے ہیں دعا سرکارؐ انہیں جو مارنے پتھر آتے ہیں

تقدیر جگائی جاتی ہے، تصویر دکھائی جاتی ہے
اس موت کے قرباں خود شہِؐ دیں ہر قبر کے اندر آتے ہیں

تابشِ چراغِ طور کی شمعِ حرم میں ہے
تنویرِ عرش روضۂ شاہِ امم میں ہے

کیوں دیر یا کریم! نگاہِ کرم میں ہے
کب سے یہ غم نصیب گرفتارِ غم میں ہے

وہ تابشِ جمال جو نورِ قدم میں ہے
درپردہ ضوفشاں رخِ شاہِ امم میں ہے

ہر اشک پر ہے درِ نجف کا گماں مجھے
موجِ مئے طہور مری چشمِ نم میں ہے

لذت بیاں ہو کیا غمِ ہجرِ حبیبؐ کی
عالم سرور و کیف کا جوشِ الم میں ہے

ذرے تری گلی کے ہیں مہر و مہ و نجوم
شمعِ حرم کی ضو ترے نقشِ قدم میں ہے

محشر میں اس کی ہوگی شفاعت خدا گواہ
مشغول جو ثنائے شفیعِ امم میں ہے

عشاقِ اولیاؒ کے سوا کس کو ہے نصیب
وہ جذبۂ ولائے محمدؐ جو ہم میں ہے

کعبہ نہ کیوں ہو مرکزِ انوارِ ذوالکرم
ہر دم ظہورِ نعمتِ یزداں حرم میں ہے

کیوں بزمِ کائنات رواں ہے یہ خود اُدھر
پردہ نشیں یہ کون حجابِ عدم میں ہے

میں شرمِ معصیت سے ہوں محشر میں آب آب
فردِ عمل حضورؐ کے دستِ کرم میں ہے

کوثر فشاں جو ہے نگہِ ساقیٔ حجاز
کیفِ مئے طہور مری چشمِ نم میں ہے

نعتِ رسولِ پاکؐ لکھے جا رہا ہوں میں
زورِ بیاں یہ میری زبانِ قلم میں ہے

پنہاں رخِ حضورؐ جو زلفوں میں ہے ضیاؔ
گم صبحِ حشر دامنِ شامِ عدم میں ہے

نعت
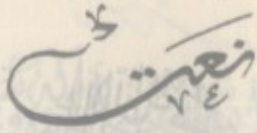
جہاں انوارِ خورشیدِ عرب پائے نہیں جاتے
وہاں عرشِ خدا کے جلوے برسائے نہیں جاتے

غلامِ شافعِ محشر جو کہلائے نہیں جلتے
حضورِ شاہؐ وہ روزِ جزا لائے نہیں جلتے

حسینِ بدر کے انوار ہیں جو روحِ خواجہؒ میں
وہ اکثر اولیائے دہر میں پائے نہیں جاتے!

تری بندہ نوازی کے تصدق اے سخی داتا!
کہیں منگتا سے تیرے ہاتھ پھیلائے نہیں جاتے

عطائے رحمۃ للعٰلمین سے گل بداماں ہیں
یہ دامن سامنے غیروں کے پھیلائے نہیں جاتے

بجز حق کے حقیقت کون سمجھے حق کے پیارے کی
حقائق ہر کس و ناکس کو سمجھائے نہیں جاتے

خدا والوں کے اعزاز و شرف سے ہی جو بیگانہ
خدا ناآشنا بندے وہ اپنائے نہیں جاتے

انہیں دنیا و عقبیٰ کی میسر سربلندی ہے!
جھکیں جو سر ترے در پر وہ ٹھکرائے نہیں جاتے

درخشاں کعبۂ دل میں جو قندیلِ مدینہ ہے
ہر اک داغِ جگر میرا چراغِ طورِ سینا ہے

ہیں محبوبِ خدا جب ناخدائے کشتیٔ امت
ہم آغوشِ کنارِ عافیت ہر اک سفینہ ہے

مدد اے بحرِ رحمت اس قدر اونچا ہو گیا پانی
ہوں غرقِ معصیت منہ پر ندامت سے پسینہ ہے

رموزِ عشقِ سلطانِ شبِ معراج کے قرباں
ابھی تک مخزنِ اسرارِ وحدت میرا سینہ ہے

انہیں ملتی ہے کوثر ساقیِ کوثر کی آنکھوں سے
وہ میکش جنتی ہیں جن کا میخانہ مدینہ ہے

تصور میں جو چشمِ ساقیِ کوثر ہے مے افشاں
طہورِ خلد کا پیمانۂ دل آبگینہ ہے!

خلش سینہ میں ہے صحرائے بطحا کے جو کانٹوں کی
جگر میں زخم ہیں، ہر زخم پھولوں کا خزینہ ہے

مدینہ گردشِ ایام پہنچا دے ہمیں جس میں
یقیناً قافلہ والو! مبارک وہ مہینہ ہے

تمھارے ہاتھ ہے لاج اس گدا کی شافعِ محشر

تمھارے ہاتھ ہے لاج اس گدا کی شافعِ محشر!
تمھارے در کا سائل یہ گنہگار کمینہ ہے!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چشمِ رحمت سرِ محفل جو اٹھا دی تم نے
میری بگڑی ہوئی تقدیر بنا دی تم نے

مجمعِ حشر کو بخشش کی دعا دی تم نے
بخدا روزِ جزا عید رچا دی تم نے

اپنی چادر پئے مہمان بچھا دی تم نے
شان یہ بندہ نوازی کی دکھا دی تم نے

اہلِ عصیاں ہوں نہ کیوں تم پہ سرِ حشر نثار
اپنے دامن میں گنہگاروں کو جا دی تم نے

محفلِ عرش سے تشریف حرم میں لا کر
بزمِ کونین میں اک دھوم مچا دی تم نے

شور اٹھا نعرۂ تکبیر کا بت خانوں سے
کی جب اسلام کی دنیا میں منادی تم نے

ستم و جور کیے لاکھوں ستمگاروں نے
ہو کے مجروح بھی اعدا کو دعا دی تم نے

وقتِ آخر بھی مریضوں کی مسیحائی کی
اپنے بیمار کو دامن کی ہوا دی تم نے

"لن ترانی" کی سُنی طور پہ موسیٰ نے صدا
"مَن رآنی" کی صدا ہم کو سنا دی تم نے

ہو ضیاؔ کو بھی عطا نورِ ازل کی تابش
ماہ و خور نجم و کواکب کو ضیا دی تم نے!

نعت

مشتاقِ دیدِ بہرِ زیارت ادھر گئے
محشر میں جس طرف مدنی تاجورؐ گئے

طیبہ میں جب بلائے ہوئے ہم سفر گئے
ہم نامرادِ ہجر کے صدموں سے مر گئے

قدسی گُلِ مراد سے دامن کو بھر گئے
جب بے نوا حضورؐ کے در پر ٹھہر گئے

رحمت نے بڑھ کے ان کو شفاعت کی دی نوید
سرکار کو سلام جو خدام کر گئے

دامن پکڑ کے شافعِ روزِ حساب کا
بے خوف پل صراط سے عاصی اتر گئے

بیمارِ فرقتِ لبِ جاں بخش مصطفےٰؐ
آبِ لقا میں ڈوب کے جاں سے گزر گئے

وقتِ سلام روضہ کی جالی کے سامنے
روئے گناہگار تو موتی بکھر گئے

اب آئے کوئی اور نبی حشر تک غلط
اس سلسلہ کو ختمِ رسلؐ ختم کر گئے

تھا قلب زنگ خوردۂ عصیاں مگر ضیاؔ
اشعار فیضِ نعتِ نبیؐ سے نکھر گئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نور و جمالِ عینِ ذات مجلسِ مصطفےٰؐ میں ہے
رونقِ بزمِ کائنات، مجلسِ مصطفےٰؐ میں ہے

آئینہ جمالِ ذات، مجلسِ مصطفےٰؐ میں ہے
ہر بشرِ ملک صفات، مجلسِ مصطفےٰؐ میں ہے

صبحِ ازل کا ہیں وہ نور، شامِ ابد کا ہیں ظہور
شمعِ رخِ تجلیات، مجلسِ مصطفےٰؐ میں ہے!

زندگی دوام ہے ان کے شہیدِ عشق میں
جذبِ لطافتِ حیات، مجلسِ مصطفےٰؐ میں ہے

جرعۂ جامِ سلسبیل پاتے جہاں سے ہیں قتیل
خضرِ وہ چشمۂ حیات، مجلسِ مصطفےٰؐ میں ہے

شہدِ حلاوتِ ازل ذوقِ ثنا میں بر محل
گنجِ شکر، یمِ نبات مجلسِ مصطفےٰؐ میں ہے

عرش کا نور دیکھیے، کیف و سرور دیکھیے
روزِ ظہورِ معجزات مجلسِ مصطفےٰؐ میں ہے

حسنِ عمل کا ہے سبق مصحفِ رب کا ہر ورق
فکر و نگاہ کا ثبات مجلسِ مصطفےٰؐ میں ہے

نعمتِ لایزال کی، رحمتِ ذوالجلال کی
آئینہ شانِ التفات مجلسِ مصطفےٰؐ میں ہے

طاعتِ حق کا ماحصل کیا ہے؟ نویدِ مغفرت
خلق کو مژدۂ نجات مجلسِ مصطفےٰؐ میں ہے

مصحفِ بے نظیر میں جو ہے مبشر و نذیر
یعنی وہ جامعِ صفات مجلسِ مصطفےٰؐ میں ہے

مثلِ ضیاؔ سلام خواں روز ہیں لاکھوں انس و جاں
اب بھی ہجومِ کائنات مجلسِ مصطفےٰؐ میں ہے

نعت

ماہِ نو عرش سے آنکھوں میں اتر کر آئے
سامنے گر کلس روضۂ انور آئے

نغمے گاتے ہوئے قدسی سرِ محشر آئے
شافعِ روزِ جزا، خاصۂ داور آئے

بھیک لینے کے لیے ان سے تونگر آئے
جو تو گل بخدا آپؐ کے در پر آئے

چومنے کو مرا منہ رحمتِ داور آئے
نزع میں نامِ محمدؐ جو زباں پر آئے

سامنے کر دیے تاروں نے زمیں کے چراغ
شامِ غم آنکھ میں آنسو جو مری بھر آئے

عرش سے گنبدِ خضرا پہ سنہرے بادل
جھالے برساتے، لٹاتے ہوئے گوہر آئے

مہرِ محشر کی تپش سے ملی امت کو نجات
دوش پر آپ جو ڈالے ہوئے چادر آئے

طورِ سینا ہو ضیا خیز سے سینہ میرا
دل میں مہماں مدنی چاند جو بن کر آئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے تعالی اللہ! کیا شان شبِ معراج ہے
ہر شرف، ہر اوج شایانِ شبِ معراج ہے

عاشقِ سلطانِ اسریٰ ہے خدائے حسن و عشق
کل جہاں ممنونِ احسانِ شبِ معراج ہے

خسروِ کون و مکاں ہیں دو جہاں کے تاجور
سرورِ کونینؐ سلطانِ شبِ معراج ہے

حکمِ حق پر آئے ہیں مکّہ سے وہ سوئے فلک
تاجدارِ عرش مہمانِ شبِ معراج ہے

انبیاء و مرسلینؑ اقصیٰ میں ہیں جلوہ فروز
کتنا دلکش ساز و سامانِ شبِ معراج ہے

ہے چراغِ طور، کعبہ کا ہر اک روشن چراغ
ماہِ طیبہ ماہِ تابانِ شبِ معراج ہے

اللہ اللہ نقشِ پائے مصطفیٰؐ کی آب و تاب
ذرہ ذرہ مہرِ رخشانِ شبِ معراج ہے

سینہ روشن کیوں شبِ اسریٰ کے جلووں سے نہ ہو
دل ضیا شمعِ فروزانِ شبِ معراج ہے

نعت

ہر مُلک مِلکِ تاجورِ انس و جاں میں ہے
ہر شے تصرفِ شہ کون و مکاں میں ہے!

رنگینئ بہار جو باغِ جناں میں ہے
نزہت وہ روضۂ شہ کون و مکاں میں ہے

فردوس کی فضا مدنی گلستاں میں ہے
جنت کی شان روضۂ جنت نشاں میں ہے

دنیا میں دیں پناہ ہیں عقبیٰ میں ہیں شفیع
یہ منزلت حضورؐ کی دو نو جہاں میں ہے!

دل میں مدینہ، دل ہے مدینہ میں ہر نفس
ضو مہرِ لامکاں کی ہمارے مکاں میں ہے

ختمِ رسلؐ ہو، باعثِ ایجادِ خلق ہو
کب کوئی آپؐ سا شرف و عز و شاں میں ہے

ڈوبا جو ہے حرارتِ عشقِ نبیؐ میں دل
ہر آہِ سرد گم مرے سوزِ نہاں میں ہے

قرآنِ پاک کا عربی میں ہُوا نزول
اللہ کا کلام نبیؐ کی زباں میں ہے!

عاصی کو مغفرت کی سرِ حشر ہے امید
امتِ شہِؐ رسل کی خدا کی اماں میں ہے

ممکن نہیں کہ قربِ خدا ہو سکے نصیب
عشقِ شہِؐ رسل نہ اگر درمیاں میں ہے

جن و بشر ہیں صرفِ سلامی تو کیا عجب
جبریلؑ خاک بوس ترے آستاں میں ہے

فردوس کی بہارِ جناں کی شگفتگی
طیبہ کے ہر چمن میں ہے، ہر گلستاں میں ہے

ہم مدح خوانِ سرورؐ لولاک ہیں ضیا
نعتِ نبیؐ کا لطف ہماری زباں میں ہے

سہارا نہیں جن کا دنیا میں کوئی انھی بے سہاروں کی فریاد سنیئے
اسیرِ الم، کشتۂ جورِ دنیا، مصیبت کے ماروں کی فریاد سنیئے

نمی آنکھ میں، دل میں سوزِ نہانی، حوادث میں الجھی ہوئی زندگانی
یہ عالم ہے جن کا شہنشاہِ بطحا! انھی جاں نثاروں کی فریاد سنیئے

گزر جائے گو موت کی سر سے منزل نہ ہوں گے جو پابندِ گیسوئے باطل
انھی اہلِ دل، حق پرستوں، صداقت شعاروں کی فریاد سنیئے

قسم ہے جگر گوشۂ مرتضیٰؓ کی! اماؐمِ شہادت گہِ کربلا کی
شہادت ہے جن کی مرادِ محبت، انھی جاں نثاروں کی فریاد سنیئے

معطر معطر تھیں جن کی فضائیں، معنبر معنبر تھیں جن کی ہوائیں
اجاڑا ہے بادِ مخالف نے جن کو انھی لالہ زاروں کی فریاد سنیئے

ہے جن کے لیے رحمتوں کا خزانہ، حبیبِ خدا! آپ کا آستانہ
نوازش، کرم، التفات و عنایت سے امیدواروں کی فریاد سنیئے

نہیں کام کچھ جن کو آہ و فغاں سے، ہیں مجروح گو خنجرِ آسماں سے
انھی خستہ جانوں کی روداد ہے یہ، انھی بے قراروں کی فریاد سنیئے

شکارِ ہجومِ ملال و محن ہیں، مگر مطمئن ہیں امیدِ کرم پر!
خمیدہ گناہوں سے ہے جن کی گردن، انھی شرمساروں کی فریاد سنیئے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر کیا جانے کیا دیوانے کو طیبہ میں آتا ہے
بیابانِ حرم کی خاک آنکھوں سے لگاتا ہے

نظر اس کو ہر آنسو گوہرِ خوش آب آتا ہے
خود اپنی آنکھ سے اشکِ ندامت میں جو نہاتا ہے

دمِ خوابِ سحر جلوہ نظر جب اُن کا آتا ہے
نصیبہ جاگ جاتا ہے، مقدر جگمگاتا ہے

یہی جی چاہتا ہے اُن کے قدموں پر مچل جاؤں
مدینے کو وطن سے قافلہ جب کوئی جاتا ہے

تصدق بادہ نوشانِ حرم کی تشنہ کامی کے
لبِ تسنیم ساقی ہاتھ سے اپنے پلاتا ہے

وہ جلوے دیکھتا ہے بیتِ معمورِ الٰہی کے
ولائے مصطفیٰ سے دل کو جو معمور رکھتا ہے

تہی اعمال ہوں، لیکن ہے عشقِ مصطفیٰ دل میں
عذابِ حشر سے واعظ مجھے ناحق ڈراتا ہے

عجب نعتِ شہِ والا کے ہیں کیف آفریں نغمے
جنھیں سُن کر خدا والوں کو وجد و حال آتا ہے

درِ رحمت ترا کعبہ ہے اے قبلۂ عالم!
تری چوکھٹ پہ ہر شاہ و گدا سر کو جھکاتا ہے

یہی ہیں نغمہ سنجی جن کی اگلے انبیاء نے کی
یہی ہیں بلبلِ سدرہ ترانے جن کے گاتا ہے

محمد مصطفیٰؐ کو خلق میں مبعوث فرما کر
خدا احسان اپنا اہلِ ایماں کو جتاتا ہے

خدا پروردگارِ خلق ہے، قاسم ہے تو شاہا
خدا دیتا ہے لیکن ہاتھ سے تیرے دلاتا ہے

سبق "لا ترفعوا اصواتکم" سے یہ ہوا حاصل
ادبِ محبوبِ رب کا خلق کو قرآں سکھاتا ہے

ضیا ہوتا ہے طاری وجد کا عالم مرے دل پر
کوئی نعتِ نبیؐ کا زمزمہ جب گنگناتا ہے!

علامہ ضیاء القادریؒ

مدحِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی زندگی کے تمام لمحات کو محیط تھی

تحریر: سید محمد فاروق احمد

مولانا محمد یعقوب حسین ضیاء القادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اُن معروف و محترم نعت گو شعراء میں سے ایک ہیں جن کے جذب و عشقِ محمدی میں ڈوبے ہوئے نعتیہ کلام نے برِصغیر ہند و پاک کے مسلمانوں کے دلوں میں عشقِ رسول ص کی شمع روشن رکھنے میں نہایت اہم رول ادا کیا ہے۔

مولانا ۱۳۰۰ھ میں بدایوں کے مشہور علم دوست اور مذہبی طور پر ممتاز مُلّا خاندان میں پیدا ہوئے۔ مولانا کے جدِ اعلیٰ حضرت مخدوم عبد اللہ المعروف بہ عارف باللہ چشتی معنوی سامانوی تھے۔ یہ خاندان تقسیمِ ہند تک تقریباً ساڑھے چار سو سال سے بدایوں میں اپنے علم و فضل اور تقویٰ و پرہیزگاری کے لیے مشہور تھا۔ مولانا ابھی دو برس ہی کے تھے کہ والدہ کے سایۂ شفقت سے محروم ہو گئے۔ سات سال کے ہوئے تو والد محترم مُلّا یاد حسینؒ بھی اللہ کو پیارے ہوئے۔ والدین کے انتقال کے بعد مولانا کو اُن کی خالہ اور خالو حضرت علی احمد صاحب اسیر نقشبندیؒ نے گود لیا۔ مولانا اسیر سینٹ جانسن کالج آگرہ میں عربی اور فارسی کے پروفیسر ہونے کے علاوہ متعدد کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ اردو، فارسی اور عربی میں شعر بھی کہتے تھے۔ یہ مولانا اسیر کی آغوشِ تربیت کا نتیجہ تھا کہ مولانا ضیاء القادریؒ کا رجحان اوائل عمر ہی سے شعر و ادب اور تصوف و طریقت کی طرف تھا۔ عربی کی تعلیم حضرت

مولانا شاہ عبدالرسول محب احمد قادری سے حاصل کی۔ تحصیلی مدرسہ سے ۱۸۹۶ء میں اردو مڈل پاس کیا۔ اس کے بعد گورنمنٹ اسکول میں داخلہ لیا اور آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ اس زمانے میں کوئی عالم دین تشریف لائے اور انھوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ انگریزی کافروں کی زبان ہے، اس کا پڑھنے والا بھی کافر۔ یہ سنتے ہی مولانا نے انگریزی تعلیم کا سلسلہ منقطع کر دیا۔ ۱۸۹۹ء میں برما میں محکمہ سروے سے وابستہ ہوئے۔ چار سال کے بعد واپس آگئے اور پھر درس و تدریس کا شغل اختیار کیا۔ بعد میں سرکاری ملازمت اختیار کی۔

مولانا اوائل عمر سے برصغیر کے ممتاز دینی رسائل اور جرائد خصوصاً رسالہ مولوی و پیشوا میں مذہبی موضوعات پر معلوماتی اور تحقیقی مقالے اور مضامین لکھتے رہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ برصغیر ہند و پاک کا شاید ہی کوئی ایسا ماہنامہ ہوگا جس میں مولانا کی حمد، نعت اور منقبت شائع نہ ہوتی رہی ہوں۔ اس کے علاوہ قومی عنوانات پر بھی مولانا نے بہت سی نظمیں لکھیں۔

۱۹۱۲ء میں فتح ایڈریانوپل کے موقع پر تحریکِ خلافت کے صفِ اوّل کے رہنما حضرت مولانا عبدالماجد بدایونیؒ نے علی برادران کی بدایوں میں آمد پر ایک عظیم الشان جلسہ اور جلوس کا اہتمام کیا۔ مولانا عبدالماجد بدایونیؒ نے جو مولانا ضیاء القادری کے صرف برادرِ طریقت ہی نہ تھے بلکہ برادر فی الحقیقت تھے، مولانا سے کہا کہ وہ اس موقع پر کوئی جوشیلی قومی نظم لکھیں جو اس موقع کی مناسبت سے جلسہ میں پڑھی جائے۔ مولانا نے فی البدیہہ ایک مسدس لکھا جس کا چرچا دوسرے دن تمام شہر میں ہوگیا۔ دوسرے دن وہ مسدس مولانا شوکت علی نے اپنے قلم سے نقل کر کے ہمدرد میں اشاعت کے لیے بھیج دیا۔ بعد میں یہ مسدس مولانا ظفر علی خان کے زمیندار اور ملک کے دوسرے مشہور روزناموں میں شائع ہوا۔

مولانا نے اسلامی ادب اور نعتیہ شاعری کی مسند کو اس طرح سنبھالا کہ جہاں بھی وہ تشریف لے گئے شاعروں اور ادیبوں کا ایک حلقہ ایسا پیدا ہوگیا جو مولانا کی ترغیب و

شفقت کی بنا پر صنفِ نعت و منقبت کو اپنا کر دنیائے شعر و ادب میں ممتاز مقام کا حامل ہوا۔ چراغ سے چراغ روشن ہوتے چلے گئے اور اس طرح نعت و منقبت کہنے والوں کی بزم روز بروز فروغ پاتی رہی۔ سینکڑوں شعراء ان سے اصلاح لینے لگے اور اس طرح مولانا کی ذات نعتیہ شاعری کے ایک دبستان کی حیثیت اختیار کر گئی۔ ان کے شاگردوں میں شکیل بدایونی (جو مولانا کے بھتیجے تھے)، ماہر القادری، طالب انصاری، صوفی عبدالشکور کمبل پوش، ناظم جبلپوری، اختر الحامدی، خادم اجمیری، ماہر شکوہ آبادی، مختار اجمیری، رئیس بدایونی، کاشف بالاپوری، جالب بدایونی، حفیظ وارثی، ضیائی مین پوری، ہاشم بدایونی، حاذق بدایونی، شبیر احمد اعظم اجمیری، صابر براری، صوفی رہبر کاشمیری، صوفی ثناء اللہ شاہ ثنا بدایونی، ارمان بریلوی، پروانہ ضیائی، نسیم بستوی، وحید اجمیری، حشر القادری اور ابرار بدایونی وغیرہ وغیرہ نے نعتیہ شاعری میں ممتاز مقام حاصل کیا۔

مولانا کی تحریک پر صاحبزادہ محمد مستحسن فاروقی (مرحوم) نے ۱۹۴۴ء میں رسالہ آستانہ دہلی سے جاری کیا۔ مولانا مستقلاً اس کے لیے آخر وقت تک مضامین اور حمد و نعت لکھتے رہے۔ مرحوم صاحبزادہ مستحسن فاروقی فرمایا کرتے تھے کہ مولانا ضیاء القادری میرے رسالے کے لیے اتنا تحریری مواد فراہم کر چکے ہیں کہ بغیر کسی اور مضمون نگار اور شاعر کا احسان مند ہوئے عمر بھر صرف مولانا کی تحریروں کے سہارے رسالہ جاری رکھ سکتا ہوں۔

مولانا نے تقریباً بیس سال کی عمر سے اپنی زندگی حمد و نعت و منقبت کے لیے وقف کر دی تھی۔ وہ خود فرماتے تھے۔

حمدِ رب، نعتِ مصطفیٰؐ کے سوا
ہم سے کچھ اور اے ضیاؔ نہ ہوا

جس روانی سے نثر کے میدان میں اُن کا قلم رواں تھا، وہی عالم شعر گوئی کا بھی تھا۔ دونوں اصناف پر یکساں قدرت و عبور حاصل تھا۔ ایسا بھی ہوا کہ انہوں نے ایک ہی

نشست میں سو ڈیڑھ سو اشعار پر مشتمل نعت و منقبت اس انداز سے رقم کرادی جیسے کہ آسمان سے ڈھلے ڈھلائے اشعار ان پر نازل ہو رہے ہوں۔ ان کا یہ معمول تھا کہ رات کو سرھانے کاغذ اور پنسل رکھ کر سوتے جو آمد ہوتی تھی، اُسی وقت ضبطِ تحریر میں لے آتے۔ مولانا نے بلامبالغہ سینکڑوں مضامین لکھے اور کئی ہزار اشعار کہے ہیں۔ دیوان کی شکل میں "تجلیاتِ نعت" کے عنوان سے مجموعۂ نعت سب سے پہلے آستانہ بکڈپو سے شائع ہوا۔ اگرچہ مولانا اس کی ترتیب اپنی زندگی ہی میں فرما چکے تھے۔ مرقعِ شہادت (منظوم واقعاتِ کربلا)۔ دیارِ نبیؐ (منظوم سفرنامۂ حجاز) جوارِ غوث الورا (منظوم سفرنامۂ بغداد، نجف و کربلا و دیگر مقاماتِ مقدسہ) نغمۂ ربانی۔ نغمہ ہائے مبارک۔ تاجِ مضامین۔ بہارِ چشت۔ چراغِ صبحِ جمال بھی شائع ہو کر منظرِ عام پر مولانا کی زندگی میں آ چکے تھے۔

نثر کی تصانیف میں اکمل التاریخ (دو جلدیں) تذکرۂ غوث پاک۔ تاریخ الاولیاء، روحانیت کے چوبیس ستارے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ اور بہت سی تصانیف ہیں جو آستانہ بک ڈپو سے شائع ہوئیں مگر ان پر مصنف کا نام نہیں، وہ بھی مولانا کی تحریر کردہ تھیں۔ مولانا کے صاحبزادہ محمد یوسف حسین قادری صاحب جو کیبنٹ سکریٹریٹ میں ڈپٹی سکریٹری تھے، بیان فرماتے ہیں کہ مولانا کا بہت سا غیر مطبوعہ کلام اب بھی موجود ہے جس کی اشاعت کا وہ اہتمام کر رہے ہیں۔

مولانا نے آنکھ ایک دیندار گھرانے میں کھولی۔ تربیت حضرت مولانا احمد علی اسیر نقشبندی جیسے فاضل عالم اور ولی اللہ سے حاصل کی اور اُن کی عقیدت زندگی کے ہر دور میں سرکارِ مدینہ کی ذاتِ گرامی سے رہی۔ چنانچہ ان کے کلام کی طرح ان کی سیرت بھی اسی کی غماز تھی۔ ان کی طبیعت میں کمال درجہ سادگی، منکسر المزاجی، شفقت و دلنوازی تھی۔ غلبۂ محبتِ رسولؐ سے ہمیشہ سرشار رہتے تھے۔ بزرگانِ دین سے بے پناہ عقیدت تھی۔ بلا امتیازِ سلسلہ تمام خانوادوں کے محبوب و پیارے تھے۔ ادبی ہو یا مذہبی کسی بھی گروہ بندی

اور افتراق سے کوئی سروکار نہ تھا۔ بزرگانِ دین کے اعراس اور دینی تقاریب میں پیرانہ سالی اور علالت کے باوجود پابندی سے شرکت فرماتے۔ محفل میں اُن کی آمد سے ایک عجیب کیفیت اور ناقابلِ بیان نکھار آجاتا تھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اُن کی ذات صوفیائے کرام کی محفلوں اور نعتیہ نشستوں کی زینت کا درجہ رکھتی تھی۔

۱۹۷۰ میں قمری لحاظ سے مولانا ۹۰ سال کے ہو چکے تھے۔ لیکن جسم میں رعشہ اور نقاہت کے باوجود ان کے ذوقِ عبادت و اوراد و وظائف اور نعت گوئی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ۲۱ اپریل ۱۹۷۰ کو شکیل بدایونی کی موت (جو ان کے بھتیجے ہونے کے ساتھ ساتھ مولانا کے نہایت لاڈلے بھی تھے) مولانا کے لیے ناقابلِ برداشت صدمہ کا سبب بنی اور اس صدمہ کی تاب نہ لاکر ۱۳ اگست ۱۹۷۰ کو جس وقت موذن نے فجر کی اذان دی، مولانا لبیک کہتے ہوئے اپنے مالکِ حقیقی کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ اور کنٹری کلب روڈ کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

مولانا کو کس درجہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عشق تھا، اُس کا اندازہ مندرجہ ذیل اشعار سے لگایا جا سکتا ہے:۔

سب یہ صدقہ ہے عرب کے جگمگاتے چاند کا
نام روشن اے ضیاؔ حق نے ہمارا کر دیا

تابشِ شمعِ حرم ہے میرے سینے میں ضیاؔ
جلوہ ہائے کرمِ خالقِ یکتا کی قسم

حشر میں فرمائیں گے جن کی شفاعت مصطفیؐ
اے خوشا قسمت ضیاؔ میں اُن گنہگاروں میں ہوں

جس کو خیر البشرؐ کا عشق نہیں
وہ بشر کیا ہوا، ہوا نہ ہوا

فاراں سے ضوفشاں جو سینہ بسینہ ہے
وہ مہرِ رسالت ہے، وہ ماہِ مدینہ ہے

دربارِ شہِ دیں سے وہ نعمتیں پائی ہیں
درویش کی جھولی بھی جنت کا خزینہ ہے

جنت میں نہ کیوں میکش ساقی کے قدم چومیں
پُر بادۂ کوثر سے ہر ساغر و مینا ہے

رحمت کی نظر اس پر اے رحمتِ عالم ہو
حاضر ترے در پر یہ درویش کمینہ ہے

قدرت کے خزانوں کے قاسم ہیں ابوالقاسم
احسان و عطا ان کی رحمت کا قرینہ ہے

لنگر کو سنبھال آکر اے خلق کے کشتی باں
طوفانِ حوادث میں امت کا سفینہ ہے

نعت لائبریری کے لیے عطیات

۱۔ فضائلِ درود، مترجم حکیم محمد اصغر فاروقی — باغ علی نسیم صاحب۔ مکتبہ نبویہ۔ لاہور

۲۔ بُستانِ نبی (فوٹوسٹیٹ) مرتبہ غلام نبی — ثناء اللہ بٹ صاحب۔ ۱۷۔ شیر شاہ روڈ۔ نفیر آباد۔ شالیمار ٹاؤن۔ لاہور ۹

۳۔ درود تاج مدرسہ لہ فیضیہ
از مولوی محمد اعظم قادری
۴۔ سیرت سید المرسلین (حصہ اول و دوم)
از مرتضٰی احمد خاں میکش
— حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری ۵۵ ریلوے روڈ۔ لاہور

۵۔ سیرتِ طیبہ (حصہ اول)
از پروفیسر غلام ربانی عزیز — علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب مکتبہ نبویہ۔ لاہور

۶۔ حدیثِ عشق (مجموعۂ نعت)
از ڈاکٹر نذیر احمد علوی — معنف۔ ۸ بھاٹیہ سٹریٹ۔ شام نگر۔ لاہور

۷۔ نعت سرکارِ مدینہ، مرتبہ شاکر اقبال بھٹی — تسنیم الدین احمد

۸۔ شیر و شکر، از غلام دستگیر نامی
۹۔ نظامِ مصطفیٰؐ اور ہماری زندگی
از صوفی غلام سرور — محمد عمر فاروق صاحب ۱۹۱۔ کینال ویو۔ لاہور

۱۰۔ ارمغانِ حافظ (نعتیہ دیوان)
از حافظ عبدالغفار حافظ
۱۱۔ قصیدۂ رسولِ تہامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
از حافظ عبدالغفار حافظ

مصنف۔ ۲/۱۵۳۔ سیکٹر ۵۔ ای
نیو کراچی

۱۲۔ پُروقار محبت، عزت نواز عشق
از سید ریاض حسین شاہ
۱۳۔ موجِ فکر   از محمد شریف سیالوی
۱۴۔ محسنِ انسانیت   از عبدالغنی سکندر شیخ
۱۵۔ ثنائے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
از پیامی مرادآبادی
۱۶۔ حُسنت جمیع خصالہٖ (مجموعۂ نعت)
از قمر انجم

رئیس احمد صدیقی صاحب بدایونی
اسسٹنٹ ڈائریکٹر اسٹیٹ
دفتر ڈائریکٹر جنرل ٹیلیفون
اسلام آباد

۱۷۔ دی پرافٹ آف پیس اینڈ ہیومینیٹی
از قطب الدین عزیز
۱۸۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
از سید آلِ احمد رضوی

سید محمد مبین شاہ صاحب
ویسٹ پاک پبلشنگ کمپنی۔ لاہور

۱۹۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی۔ ۱۹۴۸ء (بارہ پرچے)
۲۰۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۴۹ء (چھ پرچے)
جون۔ اگست تا ستمبر
۲۱۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۵۰ء (بارہ پرچے)
۲۲۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۵۱ء (بارہ پرچے)

محمد یوسف حسین نور قادری صاحب
ایڈیشنل ڈائریکٹر بنیپا۔ کراچی

۲۳۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۵۲ء (بارہ پرچے)
۲۴۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۵۳ء (نو پرچے)
جنوری تا مارچ۔ جون۔ اگست تا دسمبر
۲۵۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۵۴ء (چھ پرچے)
جنوری تا جون
۲۶۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۵۵ء (بارہ پرچے)
۲۷۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۵۶ء (بارہ پرچے)
۲۸۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۵۷ء (بارہ پرچے)
۲۹۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۵۸ء (چھ پرچے)
جنوری تا جون
۳۰۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۵۹ء (ایک پرچہ)
فروری
۳۱۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۶۱ء (ایک پرچہ) ستمبر
۳۲۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۶۲ء (بارہ پرچے)
۳۳۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۶۴ء (تین پرچے) مارچ تا مئی
۳۴۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۶۵ء (ایک پرچہ) مارچ
۳۵۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۶۶ء (تین پرچے) اپریل، جون، جولائی
۳۶۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۶۷ء (چار پرچے)
مارچ، جون، اگست، نومبر
۳۷۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۶۸ء (دو پرچے) فروری، ستمبر
۳۸۔ ماہنامہ "آستانہ" دہلی ۱۹۶۹ء (ایک پرچہ) جنوری

محمد یوسف حسین نور قادری صاحب
ایڈیشنل ڈائریکٹر
بنیپا۔ کراچی

خدام نعت کا انتقال

آسماں اُن کی لحد پر شبنم افشانی کرے

● — معروف نعت گو میجر (ریٹائرڈ) محمد عاشق بھی اللہ کو پیارے ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم مجلس سخن کے ماہانہ نعتیہ مشاعروں میں بالالتزام شریک ہوتے تھے۔ ان کا مجموعۂ نعت "عقیدت کے پھول" ۳۰۴ صفحات پر مشتمل ہے جس میں ۱۰۶ نعتیں اور ۲۰۷ قطعات ہیں (کئی قطعات فارسی میں ہیں) نمونۂ کلام ملاحظہ ہو۔

علاج رنجش و غم ہے محمدؐ کی ثنا گوئی
دوائے درد پیہم ہے محمدؐ کی ثنا گوئی

ورائے فکر و دانش ہے مرے سرکارؐ کی عظمت
خدا ہی جانتا ہے احمدِ مختار کی عظمت

● — علامہ ضیاء القادری علیہ الرحمہ کے صاحبزادے محترم یوسف حسین قادری صاحب (عزیز آباد۔ ۸۸۵/۲۔ فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸) نے اطلاع دی ہے کہ ان کی بڑی ہمشیرہ ۱۰۔ جون ۱۹۸۹ (۵۔ ذیقعدہ) کو انتقال فرما گئی ہیں۔ مرحومہ ۲۶، رمضان سے شدید علیل تھیں۔ اسی شام روزہ کی حالت میں افطار سے آدھ گھنٹہ قبل ان پر فالج کا حملہ ہوا جس سے وہ علاج معالجہ کے باوجود، جانبر نہ ہوسکیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

افسوس کہ "کلام ضیا" (حصہ اوّل) کی اشاعت میں یہ روح فرسا خبر شائع کرنا پڑی۔

— اللہ کریم انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

ماہنامہ "نعت" لاہور

۱۹۸۸ء کے خاص نمبر

- جنوری — حمدِ باری تعالیٰ
- فروری — نعت کیا ہے
- مارچ — مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ اوّل)
- اپریل — اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (حصہ اوّل)
- مئی — مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ دوم)
- جون — اردو کے صاحبِ کتاب نعت گو (حصہ دوم)
- جولائی — نعتِ قدسی
- اگست — غیر مسلموں کی نعت (حصہ اوّل)
- ستمبر — رسول نمبروں کا تعارف صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ اوّل)
- اکتوبر — میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ اوّل)
- نومبر — میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ دوم)
- دسمبر — میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (حصہ سوم)

۱۹۸۹ء کے شمارے

قرآنِ حکیم کی مقدس آیات اور احادیثِ نبویؐ آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لیے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ ماہنامہ نعت کا ہر صفحہ حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کے ذکرِ مبارک سے مزین ہے۔ لہٰذا ماہنامہ نعت کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

بشکریہ

ظہور سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

سائٹ ایریا ، کورنگی ، کراچی

قارئینِ محترم سے التماس

میری صلاحیتیں والدین کے حسنِ تربیت کے باعث نعت کی خدمت کے لیے مختص ہوئی ہیں۔ اس لیے اگر آپ کو ماہنامہ نعت میں کوئی چیز پسند آجائے تو میرے والدِ مرحوم (راجا غلام محمد صاحبؒ) کی بلندیٔ درجات کے لیے دعا کریں۔ (ایڈیٹر)